مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 7 | جون 2016 | شمارہ 6

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

دورہ تحقیق المسائل

ریمضان کریم

ایڈیشن

ناشر
مرکز اہل السنۃ والجماعۃ
www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنّت سرگودھا

جلد نمبر 7 | جون، جولائی 2016 | شمارہ نمبر 6,7

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر
مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

خط و کتابت کا پتہ

دفتر رسائل و جرائد
مرکز اہل السنّت والجماعت
87 جنوبی سرگودھا
mag@ahnafmedia.com

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر.....سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر.....سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر.....سالانہ

آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے
www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 40 روپے علاوہ ڈاک خرچ
سالانہ زرتعاون 300 روپے

سرکولیشن منیجر
0332-6311808
صبح 8 تا 4 بجے شام

WhatsApp
+923062251253

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

دورہ تحقیق المسائل 3
مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

استقبالِ رمضان 11
مولانا محمد الیاس گھمن

عباداتِ رمضان 19
مولانا محمد الیاس گھمن

زکوٰۃ کے مسائل 46
مفتی نجیب احمد قاسمی

صلوٰۃ التسبیح 56
متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

خواتین کا اعتکاف 58
مولانا محمد الیاس گھمن

لیلۃ القدر ۔فضائل و مسائل 61
مولانا محمد الیاس گھمن

سجدہ تلاوت کے مسائل.....63
مولانا محمد الیاس گھمن

قضائے عمری کا مسئلہ 68
مولانا محمد الیاس گھمن

"قبلہ مفتی صاحب" 74
مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

www.ahnafmedia.com

دورہ تحقیق المسائل

مولانا محمد کلیم اللہ حنفی حفظہ اللہ

قرآن، سنت اور فقہ کی اشاعت وتحفظ کے عالمی ادارے مرکز اہل السنت والجماعت (رجسٹرڈ) سرگودھا میں عرصہ چھ سال سے ہر سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے فوراً بعد 12 دن کے لیے شارٹ کورس بعنوان دورہ تحقیق المسائل منعقد ہوتا ہے۔ اس کی افادیت، اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر ملک بھر سے کثیر تعداد میں علماء، طلباء اور ائمہ مساجد شرکت کرتے ہیں، اس کورس کی مختصر کارگزاری اپنے قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔

اسلام کی عمارت جن بنیادوں پر کھڑی ہے وہ عقائد ، اعمال ، معاملات ، معاشرت، معیشت اور سیاست ہیں۔ یہ اسلام کا اساسی نصاب ہے جسے حاصل کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ اس کو عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلام کا صحیح تشخص سامنے آسکے اور مخالف قوتوں نے جو اس کی غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش کی ہے اس کی حقیقت کی قلعی بھی کھل جائے۔

اس تناظر میں حضرت الاستاذ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے اکابر کی علمی و تحقیقی روایت کو نئے انداز میں پروان چڑھایا، حالات کا رخ عدم برداشت اور شدت موڑ کر سنجیدہ اور شستہ زبان کے ساتھ دلائل کی طرف لائے اور ہر شخص کو یہ دعوت فکر دینے کی کوشش کی کہ قبول حق میں دلیل کو بنیاد بنائیں۔

اسی روایت کی ایک کڑی 12 روزہ دورہ تحقیق المسائل بھی ہے۔ جو حسب سابق اس سال بھی قرآن وسنت اور فقہ کی اشاعت وتحفظ کے عالمی ادارے مرکز اہل

www.ahnafmedia.com

السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے فوراً بعد 14 مئی تا 26 مئی 2016ء منعقد ہوا۔ پابندی وقت کے مطابق صبح 7:30 بجے اسباق شروع کر دیے گئے۔

ملک بھر سے فضلاء، علماء، عالمات، طلباء، مدرسین، ائمہ مساجد اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے کثیر افراد نے اس کورس میں اپنی حاضری یقینی بنائی۔

مرکز اہل السنت والجماعت کی شوریٰ میں یہ طے شدہ امور اور ذمہ داریاں تمام شعبہ جات کے مسوؤلین کو سپرد کر دیں اور تاکید کی کہ اپنے فرائض میں کوتاہی نہ برتیں، اللہ جزائے خیر دے مرکز اہل السنت والجماعت کے اساتذہ کرام اور تمام کارکنان کو جنہوں نے آنے والے مہمانوں کے اکرام میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اہل السنت والجماعت کے متفقہ عقائد و مسائل کو بادلائل سمجھانے اور ان کی تنقیح کرنے کے لیے پہلے سے فائلیں ترتیب دے دی گئیں اس لیے کہ شرکاء کورس نفس مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں اور اس دوران ان کو لکھنے کی زحمت بھی نہ کرنا پڑے۔

یہ کورس اپنے اندر بہت افادیت رکھتا ہے، مسلک اہل السنت والجماعت احناف دیوبند سے وابستہ افراد کو اپنے مسائل اور ان کے دلائل سے واقفیت و آگاہی، ان فکری تربیت اور دینی شعور کی بیداری اس کے مضمرات ہیں۔

دورِ حاضر میں جعل سازوں کی بہتات ہے اور اہل علم و فن چیدہ چیدہ ہیں جعل سازوں کے اعتراضات، شبہات، اشکالات نے عوامی سوچ و فکر پر برے اثرات ڈالے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر روز نت نئے عملی واعتقادی فتنوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ دین مبین کی غلط تشریح، عقائد اسلامیہ کی من گھڑت تعبیر، قرآن وسنت کی من مانی توضیح جیسے الم ناک واقعات؛ قصرِ اسلام کی بنیادوں کو ہلانے کی سازشیں ہیں۔

www.ahnafmedia.com

اس لیے عوام کو صحیح عقیدہ، نظریہ، مسئلہ اور دلیل دینا اہل حق کا اولین فرض ہے اسی کے پیش نظر یہ مختصر دورانیے پر مشتمل دورہ تحقیق المسائل تشکیل دیا گیا ہے۔

چونکہ شرکاء کورس کی اکثر تعداد مدرسین، فضلاء، علماء، طلباء، ائمہ مساجد پر مشتمل تھی اس لیے اہم موضوعات کا انتخاب کیا گیا اور معلمین بھی ماہر فن متعین کیے گئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرکز اہل السنت والجماعت جہاں ایک دینی ادارہ ہے وہاں پر خانقاہ بھی ہے اس لیے ملک بھر مشائخ عظام بھی تشریف لائے اور شرکاء سے اصلاحی ملفوظات سے مستفید فرمایا۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

مفتی محمد حسن (مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مخدوم العلماء مولانا محمد الیاس گھمن کے مخلصانہ کاوشیں رنگ لائی ہیں۔ الحمد للہ ایسی فضا قائم ہو چکی ہے کہ علماء کرام کے طبقے میں دین کی اشاعت و تحفظ کے لیے ہلچل پیدا ہوئی ہے۔ دور حاضر میں فتنوں کی یلغار ہے ایسے حالات میں اپنے اکابر اسلاف کے نقش قدم پر چل کر ہی گمراہیوں سے بچنا ممکن ہے۔ قادیانی لابی اسلام دشمنی اور وطن دشمنی میں سرگرم عمل ہے۔ اس فتنے سے امت کو باخبر کرنے کے لیے علماء اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

مفتی فضل غفور (جمعیت علماء اسلام (ف) ایم پی اے K.P.K)

ہم نے خیبر پختون خوا میں صوبائی سطح پر پارلیمانی قوت سے چند فیصلے کیے ہیں: مثلاً اول کلاس سے لے کر بارہویں جماعت تک ہر کلاس میں ختم نبوت کا مضمون شامل نصاب کرایا ہے، مناسب سود کے نام پر اسمبلی میں پیش ہونے والا بل واپس کرایا ہے، اہل اسلام کی مقتدر شخصیات کے ناموس کے لیے سنسر بورڈ قائم کیا ہے۔ آج پاکستان کو ایسی مدبرانہ سیاست کی ضرورت ہے جو نفاذ اسلام، ترقی وطن اور

www.ahnafmedia.com

تعمیر ملت کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کر سکے۔پاکستان کی آزادی ایک نظریہ کے تحت عمل میں آئی اور علماءحق اس نظریاتی سرحد کے محافظ ہیں۔

مولاناعبدالرؤف فاروقی(مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماءاسلام)

دور حاضر میں امت مسلمہ کو اعتقادی و عملی فتنوں کا سامنا ہے۔ دین اسلام کے تین بڑے معاصر ادیان یہودیت ، مسیحیت اور ہندومت دنیا میں موجود ہیں ، یہودیت و ہندومت نسل پرستی کی بنیاد پر دن بدن مزید سمٹتے چلے جا رہے ہیں۔جبکہ عیسائیت باہمی انتشار کا شکار ہے۔عالمی سطح پر بعض استعماری قوتیں مذہب اسلام کو دہشت گردانہ مذہب باور کرانے کے لیے منفی پروپیگنڈہ کر رہی ہیں۔اس بدلتی ہوئی صورتحال پر علماءاسلام کو سنجیدگی سے غور کرکے اس کا حل دنیا کو دینا ہوگا۔

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن(امیر عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت)

عقائد و اعمال کی اسلامی اساسیات پر کسی کو شب خون مارنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی۔دین کی اشاعت و تحفظ علماءکی بنیادی ذمہ داریاں ہیں انہوں نے کہا کہ ذاتی اغراض و مفادات سے بالاتر ہو کر ہمیں اپنے ملک کا نام روشن کرنا ہوگا اس کے حصول آزادی اور استحکام و سالمیت میں ہمارے اکابر کا سیاسی و سماجی بھرپور کردار ہے ہمیں اس کی بقا کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

استاذالحدیث مولانااسماعیل ارشد(جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والاخانیوال)

اخلاص دین کی بنیادی خوبی ہے۔دین کاکام کرنے والے علماءوطلباء کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اس خوبی کو پیدا کریں،دین کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑے عقیدہ اور عمل بغیر اخلاص کے اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔پھر اس پر

www.ahnafmedia.com

قرآن کریم، احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ و تابعین اور اقوال صوفیاء پیش فرمائے۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد طیب (مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد)

زمانہ طالب علمی میں طلباء کو چاہیے کہ علمی مجالس میں شریک ہوا کریں۔ یہ زندگی میں کام آنے والی چیزیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکی استحکام اور سالمیت کے لیے منبر و محراب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، علماء کو چاہیے کہ فرقہ واریت سے امت کو بچائیں اور اپنے عقائد و مسائل کو دلائل کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اللہ تعالی مولانا محمد الیاس گھمن کو اس عظیم کام پر جزائے خیر نصیب فرمائے اور ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ انہوں نے طلباء میں تحقیقی ذوق پیدا کرنے کا بندوبست فرمایا ہے۔

مولانا زاہد الراشدی (شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

آج کی دنیا میں خصوصا مسیحی مذہب میں اجتہاد کا تصور شخصی صوابدیدی اختیارات کے مترادف ہے یعنی پوپ جو اپنی صواب دید سے رائے قائم کرلے اس کو ماننا ضروری ہوتا ہے جبکہ اسلام میں اس کا تصور قرآن و سنت کی روشنی میں یہ شرعی قانون کا نام ہے جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہے، جدید مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ اور مقتدر علماء کرام عوامی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔

مولانا قاضی ارشد الحسینی (مسند نشین خانقاہ مدنی اٹک)

طلباء برادری میں اصلاح نفس اور روحانی بالیدگی کو اجاگر کرنے کے لیے تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہاں مرکز اہل السنت والجماعت میں آکر خانقاہی ماحول دیکھا تو بہت دل خوش ہوا کہ الحمدللہ تعلیم کتاب وحکمت کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس اور اصلاح

www.ahnafmedia.com

اعمال پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ تلاوت قرآن، ذکر اللہ اور نوافل کی پابندی طالب علم میں حقیقی معنوں میں علم کا نور پیدا کرتے ہیں۔

مولانا محمد اکرم طوفانی (ڈپٹی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

طلباء دین کا تحقیق کے میدان میں انہماک کے ساتھ متوجہ ہونا باعث مسرت ہے، وقت کے تقاضوں کے مطابق سنجیدگی و متانت اور اعتدال علماء کا لازمی خاصہ ہونے چاہییں، قادیانی لابی ملک دشمن میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے ہم اس اہم معاملے کی طرف بارہا حکمرانوں کو توجہ دلا چکے ہیں لیکن اس کے باوجود انہیں کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ علماء حق کے خلاف بے بنیاد الزامات کا طوفان برپا کرنے والے خدائی انتقام کے لیے تیار رہیں۔

انہوں نے کہا کہ علما کے بارے میں عدم اعتماد کی فضا قائم کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے ورنہ دین اور وطن دشمن عناصر اپنی سازشوں میں کامیاب ہو کر ہمیں ناکام بنا دیں گے۔

انہوں نے مولانا محمد الیاس گھمن کی علمی و دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ مولانا موصوف اپنے کام میں مسلسل مصروف عمل ہیں جس کی وجہ سے آج پوری دنیا میں مسلک اہل السنت والجماعت کا تشخص برقرار ہے۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا (مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا تھا اور وہ قرب قیامت دوبارہ نازل ہوں گے نبی ہونے کے باوجود ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھیں گے۔ قادیانی صرف ختم نبوت کے انکاری نہیں بلکہ حیات مسیح کے بھی منکر ہیں۔

www.ahnafmedia.com

مولانا حبیب الرحمان (استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا)

دورہ تحقیق المسائل کے مختصر کورس میں طلباء کی علمی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے اور گناہوں سے پاک ماحول میسر کیا جاتا ہے میری طلباء سے گزارش ہے کہ سنت نبوی کے اتباع کیے بغیر کامیابی ہرگز نہیں مل سکتی۔ اتباع نبوی سے محبت نبوی پیدا ہوگی جس کی بدولت اللہ کی محبت حاصل ہوگی۔

مولانا صوفی محمد اکرم (استاذ الحدیث جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور)

آج کے پر فتن دور میں طلباء دین پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ نے انہیں دین کی اشاعت و تحفظ کے لیے قبول فرما رکھا ہے۔ اس لیے اس نعمت کا حق یہ ہے کہ اس کی قدر کی جائے۔ گناہوں سے پاک زندگی اس نعمت کی قدردانی پر آمادہ کرتی رہتی ہے ورنہ گناہوں کے ماحول میں اس کی قدر دل سے ختم ہو جاتی ہے اور اللہ بندے کو محروم فرما دیتے ہیں۔

پیر جی سید مشتاق علی شاہ (گوجرانوالہ)

ہمارے اکابر علماء اہل السنت والجماعت نے ہر دور میں دین متین کی صحیح تعبیر و تشریح کی ہے اور امت کو اہل باطل کے وساوس سے محفوظ رکھا ہے۔ انہوں نے علماء حق کی تصنیفی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ کیا اور طلباء کو بتایا کہ ہمارے علما نے ہر دور میں دین کی اشاعت و تحفظ کے لیے ہر طرح کاوشیں دنیا کے سامنے پیش کی ہیں۔

ہمارے ہاں وقت کی قدر کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے اس لیے شرکاء کورس کے ہمہ وقت مصروف رکھا جاتا ہے تاکہ یہاں آنے پر ان کے مزاج میں یہ بات سما جائے کہ متاع وقت ہمارا کل اثاثہ ہے۔ ہم نے اپنے تئیں اس بات کی بھرپور

www.ahnafmedia.com

کوشش کی ہے کہ آنے والے مہمانان گرامی کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔

ملک بھر سے تقریبا 400 علماء نے اس کورس میں شرکت کی۔ جن میں دینی مدارس کے اساتذہ ، طلباءوطالبات شامل ہیں۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکاء کو سند اعزاز سے نوازا گیا۔

آخر میں مولانا عبدالجبار چوکیروی نے دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود بالخصوص ملک کی سالمیت و امن کے لیے بھرپور دعا کرائی۔

اس موقع پر:

- پیر طریقت عبدالواحد نقشبندی (کوہاٹ)
- مولانا شبیر احمد (مہتمم جامعہ اسلامیہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان)
- مولانا بشیر احمد کلیار
- مولانا عبدالقدوس گجر
- مولانا نوید حنیف آزاد کشمیر
- مولانا محمد احمد سندھی ،مولانا فاروق علوی
- مولانا محمد حارث منڈی بہاوالدین، مولانا عطاءاللہ ماموں کانجن
- مولانا ظہیر احمد ظہیر، مولانا محمد ارشاد قصوری
- مفتی محمد نعمان گوجرانوالہ، مولانا نور محمد سندھی، مولانا محمد نواز الخذیفی
- مولانا ابو ایوب قادری ، مفتی عبدالواحد قریشی ، مفتی شبیر احمد حنفی،
- مولانا عاطف معاویہ، مولانا ارشد سجاد، مولانا اشفاق ندیم
- مولانا خبیب احمد گھمن اور مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

و دیگر نے بطور خاص شرکت کی۔

www.ahnafmedia.com

استقبالِ رمضان

.....مولانا محمد الیاس گھمن

اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایات اور رحم و کرم کا موسم بہار شروع ہونے لگا ہے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آپہنچا ہے۔ وہ دیکھیے! جنت کو مزید سجایا جارہا ہے، عرش کے نیچے سے رحمت کی ہوائیں چلنے کو تیار ہیں، کچھ ہی دنوں میں جنت کے درختوں کے پتوں سے سریلی آوازیں سنائی دینے لگیں گی، حور عین بھی دست بدعا ہوکر عرض کرے گی: اے باری تعالیٰ! اس مہینے میں ہمیں وہ خوش نصیب تیرے بندے چاہییں جن سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے اور ان کی آنکھوں کو ہماری وجہ سے سرور ملے ہر ایک روزہ دار کو حور عین عطا کی جارہی ہے۔

رمضان کی یہ پہلی رات ہے فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں:

اس میں جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں پورا مہینہ ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور دوزخ کے سب دروازے پورے مہینے کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا، سرکش شیاطین و جن سب کو زنجیروں سے قید کر دیا جاتا ہے، ایک آواز دینے والا آسمان سے ہر رات طلوعِ فجر تک آواز لگاتا رہتا ہے: خیر اور بھلائی کے طلب گار و! اللہ کی طرف سے خیر کو قبول کرو اور خوش ہو جاؤ، برائی اور شر کے طلبگار و! رک جاؤ اور ہوش سے کام لو۔ پھر رب لم یزل کی صدائے بازگشت ساعتوں میں رس گھولنے لگتی ہے، کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے؟ ہم اس کو بخش دیں۔ کوئی ہے جو توبہ کرے؟ ہم اس کی توبہ قبول کریں، کوئی ہے دعا مانگنے والا؟ ہم پوری کرتے ہیں۔ کوئی ہے سوال کرنے والا؟ ہم عطا کرتے ہیں۔ ہر

www.ahnafmedia.com

رات ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور عید الفطر کے دن پورے مہینے میں روزانہ ساٹھ ہزار کے بقدر جتنے لوگ بنتے ہیں ان سب کو ایک ہی دن جہنم سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔

یہ تو آسمانوں پر فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں۔ اب زمین کی طرف آتے ہیں وجہ تخلیقِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے مہینے سے ماہ رمضان کی تمنا شروع فرماتے: اللھم بارك لنا فی رجب و شعبان وبلغنا رمضان ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

بلکہ جب شعبان کا مہینہ آتا تو لسانِ نبوت سے یوں موتی بکھرتے اللھم ھذا شعبان و بلغنا رمضان اے اللہ جیسے آپ نے ہم پر فضل و احسان کیا کہ ہمیں شعبان عطا فرمایا، اے اللہ! ہمیں رمضان کی مبارک ساعتیں بھی نصیب فرما۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو ماہ پہلے اپنے اس مبارک مہمان (رمضان) کا استقبال فرماتے اور جونہی شعبان کی آخری رات آتی آپ اپنے جانثار صحابہ کو جمع فرماتے ان کے سامنے رمضان المبارک کی اہمیت، افادیت، خصوصیت، امتیازی حیثیت کا دلآویز تذکرہ فرماتے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ان فرامین کو نقل فرمایا ہے:

”تم پر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا اور بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے گا ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے گا وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر

www.ahnafmedia.com

فرائض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہو گا اور اسے روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (یہ ثواب پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) بلکہ اگر کوئی بندہ ایک کھجور سے روزہ افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ لسّی کا پلادے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی یہ ثواب مرحمت فرمادیتے ہیں۔

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام اور نوکر کے بوجھ کو ہلکا کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔

اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے لیے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگو۔ جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے رب تعالیٰ شانہ (روزِ قیامت) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔"

(صحیح ابن خزیمۃ: ج2 ص911 باب فضائل شہر رمضان- رقم الحدیث 1887)

آیئے ہم بھی اپنے اس مہمان مہینے کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں،

www.ahnafmedia.com

محض جلسے جلوسوں سے نہیں بلکہ اپنے دلوں میں عبادات کا شوق پیدا کریں اور ہادی بر حق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اذہان و قلوب میں رچا بسا کر پر عزم ہو جائیں کہ ہم سب نے اس رمضان میں اپنی مغفرت کے تمام اسباب خلوصِ دل اور خلوصِ نیت سے اختیار کرنے ہیں۔ چنانچہ

جونہی ہم ماہ رمضان کے چاند کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللہ۔ ”اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکتِ ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دے اور (ہمیں) توفیق دے اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

اب ہمیں احساس ہونا چاہیے کہ ہم پورا مہینہ اس ماہ مبارک کی دل و جان سے قدر کریں اور اس کے تقاضوں کو شرائط و آداب کے ساتھ پورا کریں۔ یاد رکھیں توبہ و استغفار کی کثرت کریں، ذوق شوق سے تراویح کی بیس رکعات ادا کریں، تین رکعات وتر ادا کریں اور خوب دعائیں مانگ کر جلد سو جائیں تاکہ صبح سحری کے وقت اٹھنے میں دِقّت اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سوتے وقت کی دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیا”. اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور (تیرے ہی نام سے) اٹھتا ہوں۔“ سورۃ ملک پڑھیں اور آیۃ الکرسی بھی پڑھ لیں سنت کے مطابق دائیں پہلو پر سو جائیں۔

جب سحری کا وقت آجائے ہشاش بشاش ہو کر چُستی سے اٹھ جائیں، گھر والوں کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹائیں، وضو کریں، تہجد ادا کریں، بلکہ کوشش کریں کہ تہجد ہمارا زندگی بھر کا معمول بن جائے، حدیث پاک میں ہے: افضل الصلاۃ بعد

www.ahnafmedia.com

الفریضة صلاۃ اللّیل۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے سحری ضرور کھائیں کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تاکید کے ساتھ ہمیں حکم دیا ہے اور اس کو برکت والا کھانا قرار دیا ہے تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً، بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں صحابہ کرام کی زندگی میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ کھانا کھالینے کے بعد اگر وقت باقی ہے تو تلاوتِ قران کریں، ذکر اذکار کریں، توبہ استغفار کریں، دعاؤں کا اہتمام کریں، مرد حضرات مساجد میں آکر تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازیں ادا کریں، اگر مسجد میں درس قرآن یا خلاصۃ القرآن کی ترتیب ہو تو اس میں ضرور شرکت کریں ورنہ باہمی مشاورت سے کسی مستند عالم سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو روزانہ درس قرآن دے۔ نمازِ فجر کے بعد اشراق تک ذکر اذکار میں مصروف رہیں نماز اشراق پڑھیں، حدیث میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا اجر ایک مکمل حج یا عمرے کے برابر ہے۔

مساجد میں شور وغل سے پرہیز کریں کیونکہ یہ عمل نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ مسجد سے واپس آکر اپنے کام کاج میں مصروف ہو جائیں، کوشش کریں آپ کی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے، بلکہ حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ اگر کوئی آپ کو غلط بات کہہ بھی دے لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو آپ کہہ دیں انی صائم میں روزے سے ہوں۔ پورا دن اپنی زبان، آنکھ، کان اور تمام اعضاء کی حفاظت کریں۔

زبان کو جھوٹ، غیبت، بہتان، چغلی، الزام تراشی، گالی گلوچ، گانے اور فضول گوئی سے پاک رکھیں اور نہ ہی زبان کے نشتر سے کسی کا دل دکھائیں، کسی کی ہتک عزت، بے عزتی اور رسوائی نہ کریں۔

www.ahnafmedia.com

آنکھ کو حرام امور بچائیں۔ فلم، گانے، میوزک، ڈانس، بد نظری، نامحرم کی طرف دیکھنے سے پاک رکھیں۔

کان کو غیبت سننے، گانا سننے، فضول گوئی سننے اور نامحرم کی باتیں بلاوجہ سننے سے پاک رکھیں۔

دل کو حسد، بغض، کینہ، عداوت، نفرت، تکبر، غرور اور بڑائی سے صاف رکھیں، باہمی رنجشیں دور کریں، کسی سے بول چال ختم تھا تو اس سے شروع کریں، قطع رحمی سے باز آئیں، صلہ رحمی کو عام کریں۔ ورنہ حدیث مبارک میں آتا ہے بہت سارے لوگوں کو سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا: صحیح بخاری میں ہے :من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه.

دن بھر تلاوت قرآن کثرت سے کریں، قرآن کریم کے ہم پر درج ذیل پانچ بنیادی حقوق ہیں:

1: **ایمان لانا:** اس بات پر کہ واقعی یہ اللہ کی طرف سے بواسطہ جبرئیل حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور تحریف و تبدیل سے پاک ہے، اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے، اس میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب بلاریب سچ ہے۔

2: **تلاوت کرنا:** یعنی کو اس کو پڑھنا باعث ثواب ہے اور قرآن کا ہم پر حق بھی ہے۔

3: **غور وخوض:** اس کے اوامر اور نواہی کو سمجھنا کہ قرآن ہمیں فلاں موقع پر کیا حکم دیتا ہے، اس میں موجود فلاح پانے اقوام کے واقعات سے سبق حاصل کرنا اور تباہ شدہ اقوام کے واقعات سے درس عبرت حاصل کرنا۔

4: **عمل کرنا:** قرآن میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا۔ بس اتنی بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ جہاں منسوخ آیات ہیں ان کی محض تلاوت کی جاسکتی ہے ان پر عمل کرنے سے

www.ahnafmedia.com

شریعت نے خود روک دیا ہے۔

5: تبلیغ، تحفیظ اور تنفیذ: یعنی اس کی اشاعت و تحفظ اور نفاذ کی ہر ممکن کوشش کرنا۔

ان حقوق کی مکمل رعایت رکھ کر تلاوت کریں مستحب یہ ہے باوضو ہو کر، خوشبو لگا کر قبلہ رو ہو کر باادب سوچ سمجھ کر تلاوت کریں۔ اگر آپ ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھنا چاہتے ہوں تو مستند تراجم و تفاسیر پڑھیں۔

یاد رکھیں کسی گمراہ بدعتی عالم اور غیر مستند لوگوں کے تراجم کا مطالعہ بسا اوقات آپ کے عقائد کو برباد کر سکتا ہے اس لیے سے پرہیز کریں۔

آپ کے گھروں، دفاتر اور زمینوں پر جو ملازمین ہیں ان کے کام میں تخفیف کریں، تمام نمازیں وقت پر ادا کریں، افطاری تیار کرنے میں گھر والوں کے ساتھ مل کر کام کریں، ان کو بالکل نہ ڈانٹیں، بلکہ اگر کبھی خلاف مزاج کوئی معاملہ سامنے آئے تو عفو و درگزر سے کام لیں۔ افطار کرانے کا معمول بنائیں۔ کیونکہ حدیث میں اس کی بہت فضلیت آئی ہے۔ افطار کے وقت شور و غل اور بچگانہ حرکتیں مساجد کے تقدس کو پامال کرتی ہیں اس سے سختی سے پرہیز کریں۔ نماز مغرب کے بعد چھ رکعات اوابین کا معمول بنائیں۔ حدیث مبارک میں ہے جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

بلکہ حفاظ صاحبان کے لیے اوابین میں اپنی منزل پڑھ لینا زیادہ بہتر ہے نماز عشاء کی مکمل تیاری کریں، اذان ہوتے ہی مسجد میں پہنچ جائیں، خشوع خضوع سے نماز ادا کریں، نماز تراویح کے لیے تیز رفتار حفاظ کی بجائے خوش الحان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے والے قاری صاحبان کو منتخب کریں۔ کیونکہ تراویح رمضان المبارک کی بہت اہم عبادت ہے۔

بے شعور قوم والی عادات سے خود کو بچائیں، جو مساجد میں خصوصاً تراویح

www.ahnafmedia.com

کے وقت بیٹھے رہتے ہیں، فون کالز اور میسجز کرتے رہتے ہیں، پانی پینے کا بہانہ بنا کر اپنا وقت اور ثواب واجر ضائع کرتے رہتے ہیں اور جب امام رکوع میں جاتا ہے تو بھاگ کے رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں، اپنے لیے، گھر والوں کے لیے، اپنے ملک کے لیے، پوری قوم بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے۔

اس کے بعد جلد گھر واپس آئیں، اپنی حاجات طبیعہ سے فارغ ہو کر سونے سے قبل تھوڑی دیر کے لیے اپنا محاسبہ کریں، پورے دن میں جتنے اچھے کام کیے ہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور جو خلاف شرع کام سرزد ہوئے ان سے توبہ کریں۔ یعنی ندامت کے احساس کے ساتھ وہ کام فی الفور چھوڑ دیں آئندہ نہ کرنے کا پکا عزم کریں۔

جلد سو جائیں تاکہ صبح جلد اٹھیں اور اپنے معمولات صحیح طور پر ادا کر سکیں رمضان میں صدقہ خیرات دل کھول کر کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ آخری عشرہ میں اعتکاف کریں۔

نوٹ: اعتکاف کے حوالے سے اتنی بات ذہن میں رہے کہ خواتین اپنے گھروں میں اعتکاف کریں۔ آج کل بعض فتنہ پرور لوگوں نے خواتین کو مساجد میں اعتکاف کے بہانے پھسلا کر لے آتے ہیں۔ یہ بات بالکل درست نہیں ہے۔

لیلۃ القدر کی تلاش میں بہتر عمل اعتکاف ہے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کریں، صدقہ فطر اور زکوٰۃ کے حوالے سے اہلیانِ مدارس کو ضرور یاد رکھیں۔ عید کی تیاری کریں، خود بھی نئے اور اچھے کپڑے سلوائیں اور بچوں کے لیے بھی، خوب دعائیں کریں۔

نوٹ: اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں تو رمضان میں عمرہ کریں، حدیث پاک میں ہے کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے صحیح مسلم میں ہے عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ۔

www.ahnafmedia.com

عباداتِ رمضان

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

رمضان المبارک کو دیگر تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس مہینہ میں اللہ رب العزت کی رحمتوں، عنایات اور کرم نوازیوں کی عجیب شان ہوتی ہے۔ انہی برکات کا یہ ثمرہ ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح: ج1، ص173 کتاب الصوم-الفصل الاول)

اس مہینہ میں عبادات و ریاضات کا عالم کیسا ہونا چاہیے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث پر نظر ڈالیے، فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.

(شعب الایمان للبیہقی: ج3 ص310 فضائل شہر رمضان)

ترجمہ: جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمرِ ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔

لیکن جب رمضان کی آخری دس راتیں آتیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا. (صحیح مسلم: ج1، ص372، باب الاجتہاد فی العشر الاواخر الخ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔

www.ahnafmedia.com

رمضان المبارک میں چونکہ اجر و ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے اس لیے جتنی بھی عبادات انسان کر سکتا ہو ضرور کرے۔ روز مرہ کی چند عبادات کو مستقل مزاجی اور اعتدال اور اطمینان سے کیا جائے تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

1: تہجد کی فضیلت:

نماز تہجد کو اپنی پوری زندگی کا معمول بنانا چاہیے ، ورنہ کم از کم رمضان المبارک میں تو اسے ہر حال میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ ان دنوں میں ہمارے پاس اس کو ادا کرنے کا کافی وقت ہوتا ہے اور انسان کے دل میں ہدایت و روحانیت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان سے دنیا کی طرف نزول کر کے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے کہ میں اسے بخش دوں؟" (صحیح بخاری)

ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز درمیانی رات کی نماز تہجد ہے۔"

(صحیح مسلم، مستدرک حاکم، سنن ابن ماجہ، جامع الترمذی)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے: "اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر ہو سکے تو تم ان بندوں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔" (جامع الترمذی)

2: سحری کی فضیلت:

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس ذات نے ہمیں جسمانی ضروریات کو پورا کرنے

www.ahnafmedia.com

پر اجر وثواب عنایت فرماتے ہیں۔ سحری بھی ہماری ان جسمانی ضروریات میں سے ایک ہے جس پر اللہ تعالی نے انعام واکرام اور برکت سے نوازتے ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَسَحَّروا فَاِنَّ فی السَّحُورِ بَرَکَۃٌ سحری کیا کرو، کیونکہ سحری کرنے میں یقینا برکت ہے۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَصلُ مَا بَینَ صَیامنا و صَیام اَھلِ الکِتابِ؛ اَکلَۃ السَّحَرِ ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق کرنے والی چیز سحری کا کھانا ہے۔ (صحیح مُسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے کھانے کے بارے میں فرمایا: اِنَّھَا بَرَکَۃٌ اَعطَاکُم اللّٰہ اِیَّاھَا، فَلا تَدعُوہُ (سحری والی) برکت جو اللہ نے تم لوگوں کو عطا کی ہے اسے چھوڑو نہیں۔ (سُنن نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: تَسحَرُوا و لَو بِجُرعَۃِ مَاءٍ سحری ضرور کرو خواہ ایک گھونٹ پانی سے ہی کرو۔ (صحیح ابن حبان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہ و الملائِکتہ یَصَّلُونَ عَلیَ المُتسَحِرِینَ بے شک سحری کرنے والوں پر اللہ رحمت کرتا ہے اور اللہ کے فرشتے دُعا ان کے لیے کرتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان)

3: روزہ کی فضیلت:

روزہ رمضان المبارک کی بہت اہم عبادت ہے اس کے فضائل پر مشتمل چند احادیث پیش خدمت ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيَتْ

www.ahnafmedia.com

أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطِرُوا وَيُزَيِّنُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُولُ يُوشِكُ عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمُ الْمَئُونَةَ وَالْأَذَىٰ وَيَصِيرُوا إِلَيْكِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَخْلُصُوا إِلَى مَا كَانُوا يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ. (مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کو رمضان شریف میں پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئیں ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئیں:

(۱) ان کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲) ان کیلئے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ افطار کے وقت تک دعا کرتے ہیں۔

(۳) جنت ہر روز ان کیلئے سجا دی جاتی ہے۔ پھر اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے مشقتیں اپنے اوپر سے ہٹا کر تیری طرف آئیں گے۔

(۴) اس مہینہ میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اور لوگ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں جاسکتے ہیں۔

(۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیا یہ شب قدر ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو مزدوری کام ختم ہونے کے وقت دی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ.

(مسند احمد: ج9 ص346، رقم الحدیث 9870)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے ایک دن رمضان کا روزہ چھوڑ دے اور پھر تمام عمر کے روزے بھی رکھے تو اس ایک روزے کا بدل نہیں ہو سکتا۔

قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَالَمْ يَخْرِقْهَا۔ (سنن نسائی: ج1 ص311 باب فضل الصیام)

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: روزہ انسان کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

فائدہ: ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے اور روزہ پھاڑ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں جھوٹ، غیبت اور اس قسم کے ناجائز کام کیے جائیں۔ لہذا روزہ کے حقیقی فوائد اور ثمرات اس وقت حاصل ہوں گے جب انسان ان گناہ کی چیزوں اور لایعنی کاموں سے بچا رہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُرَدُّ دُعَاؤُهُمْ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ۔ (مسند احمد بن حنبل: ج9 ص298 رقم الحدیث 9703)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی؛ ایک روزہ دار کی جب وہ روزہ افطار کرتے وقت مانگتا ہے، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرے مظلوم انسان کی جس کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

www.ahnafmedia.com

اور ارشاد ہوتا ہے کہ (اے بندے!) میں تیری ضرور مدد کروں گا، گو (کسی مصلحت کی وجہ سے) کچھ دیر ہو جائے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا. فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِينَ ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِينَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَمِعْنَا الْيَوْمَ مِنْكَ شَيْئًا لَمْ نَكُنْ نَسْمَعُهُ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ: آمِينَ فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ - أَظُنُّهُ قَالَ - فَقُلْتُ: آمِينَ۔

(شعب الایمان للبیہقی: ج2 ص214 باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ)

ترجمہ: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ (قریب قریب) حاضر ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین۔ جب دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ علیہ السلام خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت جبرئیل میرے پاس آئے تھے۔ جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی، میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو

www.ahnafmedia.com

اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین، جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی حالت میں آئیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا: آمین۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذَاكِرُ اللهِ فِيْ رَمَضَانَ يُغْفَرُ لَهٗ وَسَائِلُ اللهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ۔

(شعب الایمان للبیہقی: ج3 ص311 فضائل شہر رمضان)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج4 ص240)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا یا کسی غازی کو سامانِ جہاد دیا، اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔“

4: فرض نمازوں کی پابندی:

نماز اہم العبادات ہے، اس کی پابندی ضروری ہے، بے شمار آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس کی فضیلت ثابت ہے چند احادیث پیش خدمت ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، حجت اور نجات کا سبب بنے گی“ (مشکوٰۃ شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ پت جھڑ کے موسم میں باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑ کر ہلایا جس کی وجہ سے درخت سے پتے

www.ahnafmedia.com

جھڑنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! ابوذر نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا دیکھو جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ کی خوشنودی اور رضا کا طالب بنتا ہے تو اس کے گناہ اسے طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (مسند امام احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر میل کچیل رہ جائے گی؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے سبب خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

فقیہ امت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کو بندے کا کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔

(صحیح بخاری)

5: تلاوت قرآن:

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے بہت نسبت ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں حضرت جبرئیل امین سے قرآن کریم کا دَور (سننا اور سنانا) فرمایا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إقرؤا القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعا لأصحابه۔ قرآن مجید پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن میں ماہر ہے وہ معزز

www.ahnafmedia.com

فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو شخص قرآن اٹک اٹک کر مشقت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث پاک ہے کہ صاحب قرآن سے قیامت کے روز کہا جائے گا: قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرو جیسے دنیا میں ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) سے کرتے تھے اور بلند منازل طے کرتے جاؤ۔ جنت میں تمہارے لیے وہ جگہ متعین ہو گی جس جگہ آخری آیت کی تلاوت پر تمہاری سانس رکے گی۔ (جامع الترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لا تجعلوا بیوتکم مقابر، إن الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیه سورة البقرة . اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ مقدار میں تھوڑا ہی کیوں نا ہو۔ حدیث مبارک کے پیش نظر آپ کی سہولت کے لیے تلاوت کلام پاک کے حوالے سے ایک نقشہ پیش کیا جارہا ہے

وقت	تلاوت کی مقدار	30 دنوں میں
30 منٹ (آدھ گھنٹہ) روزانہ	ایک پارہ	ایک ختم قرآن
60 منٹ (ایک گھنٹہ) روزانہ	دو پارے	دو ختم قرآن
90 منٹ (ڈیڑھ گھنٹہ) روزانہ	تین پارے	تین ختم قرآن
120 منٹ (دو گھنٹے) روزانہ	چار پارے	چار ختم اور آٹھ سپارے
150 منٹ (اڑھائی گھنٹے) روزانہ	پانچ پارے	چھ ختم قرآن

اگر مستقل مزاجی سے تلاوت کی جائے تو اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

6:توبہ واستغفار کی فضیلت:

ہم فرشتے بھی نہیں کہ کبھی ہم سے گناہ نہ ہو اور ہمیں شیطان کی طرح ہمیشہ گناہ بھی نہیں کرتے رہنا چاہیے بلکہ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ استغفار کرنی چاہیے تاکہ آئندہ کے لیے ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں سے بچ سکیں۔ تاہم اگر بار بار بھی توبہ ٹوٹ جائے تب بھی ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ، لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَادَامت أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي.

(مسند أحمد)

شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے باری تعالیٰ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی جسموں میں روحیں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: مجھے بھی اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے یعنی بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا": جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو وہ اٹھنے سے پہلے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ اے اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ کہے تو ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (جامع الترمذی)

www.ahnafmedia.com

7: صدقہ و خیرات کی فضیلت:

رمضان المبارک میں جہاں اور اعمال کا اجر بڑھ جاتا ہے اسی طرح صدقہ و خیرات کا اجر و ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ چند احادیث مبارک پیش خدمت ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (صحیح البخاری: ج 1 ص 3 باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے، آپ سے قرآنِ کریم کا دور کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں بادِ رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا افضل ہے۔ (جامع الترمذی)

نوٹ: اس مہینہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور وجوبی صدقات تو ادا کرنا تو انسان کے ذمہ ہیں ان کے ساتھ ساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ نفلی صدقات کا اہتمام بھی کیا جائے۔ کسی نادار روزہ دار کا روزہ افطار کرانا، کسی محتاج کی مدد کرنا، کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا، یتیم اور بیواؤں کا خیال رکھنا وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں کہ انسان ان کو اس ماہِ مقدس میں

www.ahnafmedia.com

ضرور ادا کرے۔

8:صبر و تحمل کی فضیلت:

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ صبر و تحمل تقریباً ہم معنیٰ الفاظ ہیں۔ صبر میں غصہ اور اشتعال کو روکا جاتا ہے اور تحمل میں غصہ اور اشتعال کو برداشت کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں روزوں کی وجہ سے خشکی آجاتی ہے اور مزاج میں چڑچڑاپَن پیدا ہو جاتا ہے اس لیے ایسے موقع پر اپنے آپ پر قابو پانا اور صبر سے کام لینا بہت ضروری ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ پر قابو پانے والے بردبار اور حلیم مزاج شخص کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے: لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملك نفسه عند الغضب ۔ پہلوان وہ شخص نہیں جو غصے کے وقت لوگوں کو پچھاڑ ڈالے بلکہ پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کرے۔

9:نوافل کی فضیلت:

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ رمضان المبارک میں نوافل کا ثواب فرضوں کے ثواب تک جا پہنچتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ فرائض کے علاوہ سنن اور نوافل کا بھی ذوق شوق سے اہتمام کریں۔

نماز اشراق :

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں، جن کا ثواب ایک حج وعمرہ کے برابر ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّی الْفَجْرَفِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُاللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی

www.ahnafmedia.com

رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔ (سنن الترمذی ج1 ص130 باب ماذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ "مکمل" کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔

عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِيْ مَجْلِسِهٖ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَلْفَحَهٗ اَوْ تَطْعَمَهٗ۔

(شعب الایمان للبیہقی ج 3 ص85)

ترجمہ : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالی آگ پر حرام کر دیں گے کہ اسے کھائے۔"

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت مروی ہے: ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ۔ پھر وہ دو رکعتیں پڑھے یا چار رکعات۔

(الترغیب والترہیب للمنذری ج 1 ص178)

نماز چاشت کی فضیلت :

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعاً كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى سِتًّا كُفِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلّٰى

www.ahnafmedia.com

ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام عبادت گزار بندوں میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ پڑھیں اسے اللہ تعالی اطاعت شعاروں میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بنادیں گے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سَلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

(صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنھیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

www.ahnafmedia.com

حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعت کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔ (مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص494 باب صلوٰۃ الضحیٰ)

حضرت معاذہ العدویہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًا وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ۔ (صحیح مسلم ج 1 ص249 باب استحباب صلوۃ الضحیٰ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ... وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى... وَذٰلِكَ ضُحًى۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص115 باب صلوۃ الضحیٰ)

ترجمہ: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی پھلکی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں بھی رکوع وسجود پورا کر رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

چاشت کا وقت:

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ۔

(صحیح مسلم ج1 ص257 باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ : چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلنے لگیں۔

فائدہ : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ ضحیٰ (چاشت) کو صلوۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

نماز اوابین:

نماز مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَابَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً۔ (جامع الترمذی ج1 ص98)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ وَقَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج5 ص255 رقم الحدیث 7245)

ترجمہ: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ صَلَاةُ الْاَوَّابِیْنَ مَابَیْنَ اَنْ

www.ahnafmedia.com

يَتَكَفِتَ اَهْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰى اَنْ يُّثَوَّبَ اِلَى الْعِشَاءِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 267،266، فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :"صلوۃ الاوابین" کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ اِنَّ الْمَلَا ئِكَةَ لَتَحُفُّ بِالَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ اِلَى الْعِشَاءِ وَهِيَ صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ۔

(شرح السنۃ للبغوی ج 2 ص 439 باب الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ "صلوۃ الاوابین" ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت، معرفت اور قرب حاصل کا کرنے کا بہترین ذریعہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کا اہتمام کرنا ہے۔ بالخصوص رمضان المبارک میں ان کا اہتمام کثرت سے کرنا چاہیے۔ تاکہ اللہ کی رضا، محبت اور اس کی معرفت نصیب ہو۔ جو دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

رمضان المبارک کو قیمتی بنانے کے لیے مطالعہ کریں!

"رمضان المبارک... فضائل و مسائل"

تالیف: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ملنے کا پتہ: دارالایمان کراچی، مکتبہ اہل السنت والجماعت سرگودھا

رابطہ: 03342028787 03216353540

ڈاؤن لوڈ: www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

رب کا عظیم احسان.....ماہِ رمضان

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

اللہ رب العالمین نے عظمت والی کتاب قرآن پاک کو رمضان المبارک میں رحمۃ للعالمین پر نازل کر کے امت رسول ﷺ پر احسانِ عظیم کیا۔ قرآن کا کمال ہے کہ رمضان المبارک میں سب سے زیادہ مسلمان اس کی تلاوت کرتے ہیں اس عظیم موقع کی مناسبت سے یہ مضمون حاضرِ خدمت ہے کہ ہم رمضان المبارک کیسے بسر کریں ہمارے ایک مہربان دوست وشاعر جناب محمد ریاض قاصر نے اس مقدس عنوان پہ یوں لکھا ہے ۔

سب مہینوں کا یہ حکمراں آ گیا
سمجھو رحمت کا اک ارمغاں آ گیا
ہر طرف رحمتیں ، ہر طرف برکتیں
بن کے رمضان اک مہماں آ گیا
اس کی راتیں عظیم اس کے دن بھی عظیم
لے کے سینے میں عظمت کی جاں آ گیا
جس کا ہر روز ہے مثل گل اے ریاض
تیس پھولوں کا وہ اَرمغاں آ گیا
پھول بن جاتا ہے اس سے ہر آدمی
بن کے قاصر تو اک گلستاں آ گیا

فاقہ کرنا اچھی بات ہے، تین چار روز چھوڑ کر ایک وقت کھانا نہ کھاؤ اس سے معدہ صحیح رہتا ہے، تندرستی ٹھیک رہتی ہے، بھوک برداشت کر لینے کی عادت پیدا ہوتی

www.ahnafmedia.com

ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کام کاج میں کھانے کا وقت نہیں ملتا۔ اگر آپ دوکاندار ہیں تو ایسا ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک لگ رہی ہے کھانا بھی آگیا ہے مگر ٹھیک اسی وقت گاہک آجاتے ہیں اگر آپ فاقہ کرنے کے عادی ہیں تو آپ کراہت محسوس نہیں کریں گے، آپ گاہک سے ڈھنگ کی بات کرتے ہیں اور نفع بھی کمالیتے ہیں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سفر میں کھانا نہیں ملتا اگر آپ کو فاقہ کرلینے کے عادت ہے تو آپ پریشان نہیں ہوتے۔ فاقہ کرلینے کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ان غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے جو اپنی غریبی کی وجہ سے فاقہ پر مجبور ہیں یہ ہمدردی بڑی چیز اور انسانیت کا جوہر ہے۔ فاقہ سے روحانیت میں بھی تازگی پیدا ہوتی ہے، یادِ خدا میں دل لگتا ہے اسی لیے ہر ایک مذہب کے اچھے لوگ فاقہ کرتے ہیں بلکہ فاقہ کی عادت ڈالتے ہیں اسلام نے اس عادت کی تعریف کی ہے مگر اس کی تعلیم یہ ہے کہ جو کچھ ہو اللہ کے لیے ہو، فاقہ بھی ہو تو اللہ کے لیے ہو، اللہ کے حکم کے مطابق ہو آنحضرت ﷺ نے جو تعلیم دی ہے اس کے بموجب ہو، رمضان المبارک میں اس عظیم کام کو امیر بھی اور غریب بھی کرتے ہیں اور اس کے فضائل نبی پاک ﷺ نے بتائے ہیں اسی عظیم کام کو ہم روزہ کہتے ہیں، بھوک اور پیاس کی مشقت کو مسلمان برداشت کرتے ہیں دنیا کی ہر کھانے کو موجود ہے لیکن مسلمان سحری کے بعد افطاری تک اس سے پرہیز کرکے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

رمضان المبارک روحانیت کی فصلِ بہار:

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ شعبان کی آخری تاریخ میں ہمارے آقا نبی کریم ﷺ نے تقریر فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مہینہ آگیا جو مستحق تعظیم ہے جس کی عظمت ضروری ہے، یہ برکتوں والا مہینہ ہے اس میں ایک رات ایسی

www.ahnafmedia.com

آتی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ پاک نے اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں رات کی نفلیں اگرچہ فرض نہیں مگر ان کا ثواب بے شمار رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس مہینہ میں نفل کا ثواب ایسا ہے جیسے کھلے دنوں میں فرض کا ثواب ہوتا ہے اور اس مہینہ میں فرض کا ثواب دوسرے دنوں سے ستر گنا زیادہ ہوتا ہے

یہ صبر کا مہینہ ہے اس میں کھانے پینے اور تمام بری باتوں سے رکنا اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبر کا ثواب جنت ہے، ارشاد ہوا یہ صبر اور غمخواری کا مہینہ ہے (غریبوں سے ہمدردی، بھوکوں ننگوں سے ہمدردی، کمزوروں سے ہمدردی، اپنے ماتحتوں سے ہمدردی، ہر ایک مخلوق سے ہمدردری، ہر ایک کے غم میں شرکت، ہر ایک کی مدد)

اس مہینہ میں صاحب ایمان کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے جو شخص دوسرے روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کو برابر کا ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ دوسرے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلا دو بہت اچھا ہے اگر یہ میسر نہیں تو ایک دانہ کھجور، تھوڑا سا دودھ یا ایک گلاس پانی پلا کر روزہ افطار کرا دیا تو اس کا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا آغاز اللہ کی رحمتوں سے ہوتا ہے اس کے وسط میں گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور اس کے آخری حصہ میں دوزخ سے نجات ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مبارک مہینہ میں جو شخص اپنے نوکر چاکر، اپنے غلام یا باندی کا کام ہلکا کرتا ہے اللہ اس کو آتش دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے ہی یہ مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے

www.ahnafmedia.com

والا پکارتا ہے اور پکارتا رہتا ہے "جو خیر کے طالب ہیں، جن کو اچھے کاموں کی طلب ہے وہ آگے بڑھیں (بڑا اچھا موقع ہے) جو بدکار ہیں، جو برائیوں میں مبتلا رہتے ہیں وہ باز آجائیں (توبہ قبول ہونے کا بہت اچھا موقع ہے)

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے آپ نے ے کے بعد دیگرے تین مرتبہ فرمایا آمین۔۔۔۔ آمین۔۔۔۔ آمین

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ آمین کیسی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے تین باتیں کہیں، میں نے ہر ایک کے جواب میں کہا آمین۔

حضرت جبرئیلؑ نے کہا: برباد ہو وہ جس کو رمضان کا مہینہ میسر آیا اور اُس نے اس مہینہ میں عبادت کر کے اپنے گناہ نہ بخشوائے، اس کے جواب میں میں نے کہا آمین۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: برباد ہو وہ شخص جس کو ماں باپ کی خدمت کا موقع ملا اور اس نے ان کی خدمت کر کے اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ میں نے کہا آمین۔

پھر حضرت جبرئیل علیہ اسلام نے کہا: برباد ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ (آنحضرت ﷺ) پر درود نہیں پڑھا۔ میں نے کہا آمین۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟:

آپ پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں نیکیوں کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے نفل نماز کا ثواب فرض کے برابر ہوتا ہے اور فرض نماز کا ثواب ستر گنا۔ دیکھو جب سودا نفع سے بکتا ہے تو دکاندار زیادہ سے زیادہ

www.ahnafmedia.com

سودا بیچنے کی کوشش کرتا ہے پس تم بھی رمضان شریف میں نیک کام زیادہ سے زیادہ کرو تاکہ ثواب زیادہ سے زیادہ ملے، مثلاً:

1: کلام اللہ شریف کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو اس مہینہ میں مزہ تو ان کا ہے جنہیں اللہ پاک نے حفظ کلام کی دولت بخشی ہے، دن کو قرآن پاک کا ورد رکھیں، دور کریں رات کو تراویح میں قرآن شریف سنائیں پھر تہجد میں جتنی توفیق ہو قرآن شریف پڑھیں، جنہیں خدا توفیق دیتا ہے وہ دن رات میں پورا قرآن پاک ختم کر لیتے ہیں اگر آپ حافظ قرآن نہیں ہیں تو جتنی زیادہ ممکن ہو ناظرہ قرآن تلاوت کریں مگر قرآن شریف صحیح پڑھیں ٹھہر ٹھہر کر پورے ادب سے دل لگا کر پڑھیں، دل اچاٹ ہو جائے تو نہ پڑھیں اصل بات یہ ہے کہ یہ مبارک مہینہ قرآن پاک کا مہینہ ہے اس کے تلاوت کرنے کا مہینہ، اس پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کا مہینہ۔

حدیث شریف میں ہے کہ رمضان شریف میں آنحضرت ﷺ حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے آخری رمضان میں (جس سال آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی) پورے قرآن شریف کا دوبار دور کیا۔

2: آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا مطلب ہے تحمل کرنا، برداشت کرنا، قابو میں رکھنا، جمے رہنا، روکنا۔ پس تم بھوک پیاس تو برداشت کرتے ہی ہو کوئی بُری بات کہے اسے بھی برداشت کرو۔ غصہ ہرگز مت کرو بلکہ غصہ کو ضبط کرو اپنے آپ کو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو، جھوجل مت کرو کوئی بری بات زبان سے نہ نکالو کسی کی غیبت نہ کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب روزہ ہو نہ کوئی بری بات زبان سے نکالو، نہ چلاؤ، نہ شور مچاؤ اگر کوئی تم سے الجھنے لگے تو یہ کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ بھائی معاف رکھو میرا روزہ ہے

3: آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے بس خلق

www.ahnafmedia.com

خدا پر رحم کرو، ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرو، یتیموں مسکینوں بیواؤں اور محتاجوں کی خبر گیری کرو، نوکر چاکر اور جو ہاتھ تلے ہیں ان کے کاموں کا بوجھ ہلکا کرو، تم پہلے پڑھ چکے ہو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو اپنے ماتحت کا کام ہلکا کرے گا اللہ پاک اس کو آتش دوزخ سے نجات دے دے گا۔

4: آنحضرت ﷺ کو اللہ پاک نے سخاوت کا دریا بنایا تھا یہ دریا ہمیشہ بہتا ہی رہتا تھا مگر رمضان شریف میں یہ دریا گویا سمندر بن جاتا تھا جس کی موجوں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی تھی پس تم بھی کوشش کرو کہ سخاوت کا چشمہ رمضان شریف میں جاری رہے اور زیادہ سے زیادہ خلقِ خدا اس سے سیر اب ہو، زبان سے نعرہ لگاؤ اور عمل کر کے دکھاؤ۔

آخری عشرہ (دس دن):

جب تم اس ماہ مبارک کے بیس دن اس طرح گزار دو کہ زبان پر کلام اللہ کی تلاوت ہو یا درود شریف، سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کا ورد ہو دل میں غریبوں کی ہمدردی ہو اللہ کی یاد اور اس کا خوف ہو نیک کاموں کی لگن زیادہ سے زیادہ ہو تو ظاہر ہے آخری دس دن میں اس کے جلوے نمایاں ہونگے اب تم سُستی مت کرو، زیادہ مستعد ہو جاؤ اور کوشش کرو کہ باقی دنوں میں اللہ تعالیٰ کا انعام اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکو، آنحضرت ﷺ جن کی پوری زندگی پاک ہی پاک تھی اس عشرہ میں آپ کی چستی اور مستعدی اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جیسے ہی یہ عشرہ شروع ہوتا آپ ﷺ کمر کس لیتے خود بھی رات بھر جاگتے اور گھر کے آدمیوں کو بھی جگاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ مسلمان بہت بڑا بد قسمت ہے کہ یہ ماہ مبارک آئے اور گزر جائے اور وہ اس عرصہ میں اپنے گناہ نہ بخشوا سکے۔

www.ahnafmedia.com

اعتکاف:

اچھی بات یہ ہے کہ ان دس دنوں میں تم اسی آقا اور مالک کی ڈیوڑھی پر پڑ جاؤ جس کے حکم سے روزے رکھ رہے ہو جس نے روزوں پر بہت بڑا اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اسی پڑ جانے کو اعتکاف کہتے ہیں دن رات مسجد ہی میں رہو، پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہو تو باہر آکر پوری کر لو پھر فوراً اعتکاف کی جگہ مسجد میں پہنچ جاؤ گویا اپنے تمام بدن اور وقت کو خدا کی عبادت کے لیے وقف کر دو۔

1: اس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ بہت سے گناہ جو ملنے جلنے، بازار ہاٹ جانے اور آنے میں ہوتے ہیں ان سے محفوظ رہو گے۔

2: اپنے مالک اور مولا کی رضامندی کے لیے اسی مولا کے گھر میں ٹھہرنا اور پڑ جانا خود عبادت ہے بس اعتکاف کے دنوں میں ایک ایک لمحہ کا تم کو ثواب ملتا رہے گا اگر تم سو گئے تو یہ وقت بھی عبادت میں صرف ہوا اس کا بھی تمہیں ثواب ملے گا کیونکہ تم اسی کی ڈیوڑھی پر پڑے ہوئے ہو۔

3: تم یہاں جماعت اور نماز کے اشتیاق میں بیٹھے ہو لہذا ہر لمحہ تمہیں نماز کا ثواب مل رہا ہے۔

4: مسجد اللہ کا گھر ہے تم اس کے گھر میں پڑے ہو تو اس کے پڑوسی اور اس کے مہمان ہو۔

5: تم فرشتوں سے مشابہت پیدا کر رہے ہو کہ فرشتوں کی طرح ہر وقت عبادت اور اللہ کی یاد میں لگے ہوئے ہو۔

6: بیمار کی تیمارداری، کسی پڑوسی کا سودا سلف بازار سے لا دینا، کسی بیمار کی مزاج پُرسی کے لیے جانا، جنازہ میں شرکت کرنا اور ایسے بہت سے نیک کام جس کے لیے مسجد

www.ahnafmedia.com

سے جانا پڑتا ہے وہ اعتکاف کے دنوں میں نہیں کر سکو گے لیکن اگر تم یہ کام کیا کرتے تھے تو زمانہ اعتکاف میں بغیر کیے ہی ان کا ثواب تم کو ملتا رہے گا۔

7: آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل ہو گا کیونکہ آپ نے اگرچہ کبھی پورے مہینہ اور آخری سال میں بیس روز کا بھی اعتکاف کیا ہے مگر دس روز کا اعتکاف تو آپ ہمیشہ کرتے رہے ہیں اس لیے علماء نے اعتکاف کو سنت مؤکدہ فرمایا ہے۔

8: جب اعتکاف کا ہر لمحہ عبادت ہے تو اگر ان دس دنوں میں شب قدر ہوئی تو خود بخود اس کا عظیم الشان اجر و ثواب بھی تمہارے حصہ میں آئے گا۔

9: جماعت کی بڑی فضیلت ہے تو معتکف کے لیے ضروری ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جس میں نماز پنجگانہ کی جماعت کا انتظام ہو۔

10: اعتکاف کرنے والا قسمت کا سکندر ہے کہ اللہ پاک کی لاتعداد نعمتوں کو وہ حاصل کر رہا ہے۔

جب اعتکاف ختم ہو گا تو زباں یہ کہتی پھرے گی
جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھا رہوں تصور جاناں کیے ہوئے
پھر بھی جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑا رہوں
سر زیر بار منت درباں کیے ہوئے

شب قدر:

اللہ رب العزت جو سمندروں کی تہہ میں سُچے موتی پیدا کرتا ہے، جس نے پہاڑ کے پتھروں میں لعل اور ہیرے پیدا کیے اور ہیروں میں ایک وہ ہیرا بنایا جس کی نظیر سے دنیا خالی ہے جس کا نام کوہ نور ہے جس پر بادشاہوں کے تاج بھی فخر کرتے ہیں

www.ahnafmedia.com

اس رب العزت قادر مطلق نے جس طرح ہفتہ میں جمعہ کے دن کو سال کے بارہ مہینہ میں ماہ رمضان المبارک کو بیشمار فضیلتیں بخشیں اسی طرح راتوں میں ایک رات بنائی جسے شبِ قدر کہتے ہیں، شب فارسی کا لفظ ہے جس کا معنٰی قدر والی رات۔ جس کا عربی نام :لیلۃ القدر ہے، ہر رات کا آخری حصہ شب بیداروں کے لیے ہیرا ہے اور لیلۃ القدر ان ہیروں میں کوہِ نور ہے۔

1: جو شروع شام سے لے کر طلوعِ فجر تک رحمت ہی رحمت اور سلامتی ہی سلامتی ہے۔

2: جس میں اللہ پاک کے فرشتے اللہ کے حکم سے خیر وبرکت لے کر زمیں کی طرف آتے ہیں۔

3: خصوصاً حضرت روح الامین (جبرئیل)علیہ السلام جو رحمت اور برکت کے فرشتوں کے سرتاج ہیں ان کا نزول ہوتا ہے جس سے اللہ والوں کے دلوں میں نور اور تازگی پیدا ہوتی ہے۔

4: یہ ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل ہے۔

5: اسی کو یہ خصوصیت حاصل ہے اس مبارک رات میں قرآن پاک کا نزول ہوا۔

6: ہمارے لیے اس میں یہ سعادت ہے کہ فرشتوں کے لشکر اہل ایمان کو ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں۔

7: فرشتوں کی ایک فوج سلام پیش کرتے ہوئے آتی ہے دوسری جاتی ہے۔

8: یاد رہے یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا ہے نصیب والے ہیں وہ لوگ جنہیں فرشتے سلام کرتے ہیں۔

9: قلب مومن پر ان برکتوں کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ خشوع وخضوع

www.ahnafmedia.com

زیادہ ہوتا ہے گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے عبادت میں دل زیادہ لگتا ہے۔

10: اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کو ہدایت فرمائی تھی کہ شب قدر میں اس دعا کا ورد رکھیں۔ اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کر دینے ہی کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف کر دے (آمین)

شبِ قدر کی تاریخ:

ظاہر ہے کہ اتنا قیمتی ہیرا اتنی آسانی سے نہیں مل سکتا اگر تمہیں یقین ہو کہ پارس کی پتھری ان ہی کنکریوں میں ملی ہوئی ہے جو تمہارے سامنے پڑی ہیں تو ایسا کرو کہ ان تمام کنکریوں کو سمیٹ کر جھولی میں بھر لو، ان کنکریوں اور گٹکوں کے ساتھ پارس کی انمول پتھری بھی تمہاری جھولی میں آجائے گی، پس اگر سال بھر شب بیداری کی عادت ڈال لو تو لیلۃ القدر کی سعادت بھی میسر آجائے گی لیکن اگر تمام سال تہجد کے وقت نہیں اٹھ سکے تو کم از کم رمضان المبارک میں تہجد کی پابندی کر لو اور خصوصیت سے آخری عشرہ اور بالخصوص ہر ایک طاق رات کو ذکر و تلاوت سے زندہ رکھو۔ شب قدر کی برکتیں اور سعادتیں میسر آجائیں گی کیونکہ علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ سال بھر میں ایک شب ضرور ہوتی ہے اور زیادہ احتمال یہ ہے کہ رمضان شریف میں، اور بالخصوص اخیر عشرہ اور خصوصاً طاق رات میں اور زیادہ تر ستائیسویں شب میں۔

اس رات کے فضائل اور رمضان المبارک کی برکات اور قرآن پاک کے بے مثال فضائل سلف صالحین مسلمانوں کی بے مثال عبادات کو ملاحظہ کرنے کے بعد دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ اللہ کے در پہ جا پڑیں اور اس وقت تک نہ اٹھیں جب تک درخواست قبول نہ ہو۔

www.ahnafmedia.com

زکوٰۃ کے مسائل

مفتی نجیب احمد قاسمی

زکوٰۃ کے معنیٰ:

زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ (سورۃ التوبہ) اُن کے مال سے زکوٰۃ لو تاکہ اُن کو پاک کرے اور بابرکت کرے اُس کی وجہ سے، اور دعا دے اُن کو۔ شرعی اصطلاح میں مال کے اُس خاص حصہ کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فقیروں، محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنادیا جائے۔

زکوٰۃ کا حکم:

زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن کریم کی آیات اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات سے اِس کی فرضیت ثابت ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے، جس پر آخرت میں سخت سزائیں دی جائیں گی اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہیں فرمایا۔

زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی؟:

زکوٰۃ کی فرضیت ابتداء اسلام میں ہی مکہ مکرمہ کے اندر نازل ہوچکی تھی، جیسا کہ مفسر قرآن ابن کثیرؒ نے سورۂ مزمل کی آیت فَاقْيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ سے استدلال فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ سورۃ مکی ہے اور بالکل ابتداء وحی کے زمانہ کی سورتوں

www.ahnafmedia.com

میں سے ہے۔ البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءِ اسلام میں زکوٰۃ کے لئے کوئی خاص نصاب یا خاص مقدار مقرر نہ تھی، بلکہ جو کچھ ایک مسلمان کی اپنی ضرورت سے بچ جاتا، اُس کا ایک بڑا حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا تھا۔ نصاب کا تعین اور مقدارِ زکوٰۃ کا بیان مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ہوا۔

زکوٰۃ نہ نکالنے پر وعید:

سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کماحقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔ اُن کے لئے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا: وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ جو لوگ سونا وچاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں نکالتے) تو (اے نبی) آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنادیجئے۔ دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہوگا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو، جو تم اپنے لئے جمع کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس انجام بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔ آیت میں كَنَزْتُمْ سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کی گئی یا پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ رہ

www.ahnafmedia.com

گئی) تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ (مجمع الزوائد) لہٰذا اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایک ایک روپے کا صحیح حساب کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

زکوٰۃ کے فوائد:

زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور اللہ کا حکم ہے۔ زکوٰۃ نکالنے سے ہمیں کوئی فائدہ ملے یا نہ ملے، اللہ کے حکم کی اطاعت بذات خود مقصود ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اصل مقصد اللہ کی اطاعت ہے، لیکن اللہ کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ اُس کو دنیاوی فوائد بھی عطا فرماتا ہے، اُن فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال میں برکت، اضافہ اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم (سورۂ البقرہ) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ خرچ کرتا ہے (زکوٰۃ نکالتا ہے) تو فرشتے اُس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو شخص اللہ کے راستے میں خرچ کر رہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرما، اور اے اللہ جس شخص نے اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے (یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کر رہا ہے) تو اے اللہ اس کے مال پر ہلاکت ڈال دے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟:

اُس مسلمان عاقل بالغ پر زکوٰۃ فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو۔ نصاب کا اپنی ضرورتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا شرط ہے، نیز مال پر ایک سال کا گزرنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جس کے پاس نصاب سے کم مال ہے، یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا، تو ایسے

www.ahnafmedia.com

شخص پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب:

52.5 تولہ چاندی یا 7.5 تولہ سونا یا اُس کی قیمت کا نقد روپیہ یا زیور یا سامانِ تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس موجود ہے اور اُس پر ایک سال گزر گیا ہے تو اُس کو "صاحبِ نصاب" کہا جاتا ہے۔

سونے یا چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ:

خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور علماء وفقہاء ومحدثین' قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے سونے یا چاندی کے استعمالی زیور پر وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں، اگر وہ زیور نصاب کے مساوی یا زائد ہو اور اس پر ایک سال بھی گزر گیا ہو، جس کے مختلف دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

1: قرآن وسنت کے وہ عمومی حکم جن میں سونے یا چاندی پر بغیر کسی (استعمالی یا غیر استعمالی) شرط کے زکوٰۃ واجب ہونے کا ذکر ہے اور ان آیات واحادیث شریفہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ متعدد آیات واحادیث میں یہ عموم ملتا ہے۔ سورۃ التوبہ کا ذکر کر چکا ہوں جس میں سونا یا چاندی پر زکوٰۃ نہ نکالنے والوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فیمن لا یؤدی الزکوٰۃ) کوئی شخص جو سونے یا چاندی کا

www.ahnafmedia.com

مالک ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو کل قیامت کے دن اس سونے و چاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا کہ وہ خود آگ کے پترے ہیں۔ پھر اس سے اس شخص کا پہلو، پیشانی اور کمر داغی جائے گی اور قیامت کے پورے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی، بار بار اسی طرح تپا تپا کر داغ دئے جاتے رہیں گے ، یہاں تک کہ ان کے لئے جنت یا جہنم کا فیصلہ ہو جائے۔

اس آیت و حدیث میں عمومی طور پر سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے خواہ وہ استعمالی زیور ہوں یا تجارتی سونا و چاندی۔

2: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو دو سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے اس عورت سے کہا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے کہا: نہیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کل قیامت کے دن آگ کے کنگن تمہیں پہنائے۔ تو اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے پیش کر دیے۔ (ابو داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب الکنز ما ہو وزکوۃ الحلی۔ مسند احمد۔ ترمذی۔ دار قطنی)

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چھلا دیکھ کر مجھ سے کہا کہ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میں نے آپ کیلئے زینت حاصل کرنے کی غرض سے بنوایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر یہ تمہیں جہنم میں

www.ahnafmedia.com

لے جانے کے لئے کافی ہے۔ (ابوداؤد، دار قطنی) امام خطابیؒ نے (معالم السنن 172/3) میں ذکر کیا ہے کہ غالب گمان یہ ہے کہ چھلا تنہا نصاب کو نہیں پہنچتا، اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس چھلے کو دیگر زیورات میں شامل کیا جائے، نصاب کو پہنچنے پر زکوٰۃ کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ امام سفیان ثوریؒ نے بھی یہی توجیہ ذکر کی ہے۔

4: حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور میری خالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے آگ کے کنگن تمہیں پہنائے؟ لہذا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مسند احمد) متعدد احادیث صحیحہ میں زیورات پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کا ذکر ہے، یہاں طوالت سے بچنے کے لئے صرف تین احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

برصغیر کے جمہور علماء کرام نے بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی تحریر کیا ہے کہ استعمالی زیور میں نصاب کو پہنچنے پر زکوٰۃ واجب ہے۔ سعودی عرب کے سابق مفتی عام شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی بھی قرآن وسنت کی روشنی میں یہی رائے ہے کہ استعمالی زیور پر زکوٰۃ واجب ہے۔

اصولی بات:

قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کسی ایک جگہ بھی استعمالی یا تجارتی سونے میں کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔ نیز استعمالی زیور کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرنے کے لئے کوئی غیر قابل نقد وجرح حدیث احادیث کے ذخیرہ میں نہیں ملتی ہے، بلکہ بعض احادیث صحیحہ استعمالی

www.ahnafmedia.com

زیور پر زکوٰۃ واجب ہونے کی واضح طور پر رہنمائی کر رہی ہیں۔ نیز استعمالی زیور پر زکوٰۃ کے واجب قرار دینے کے لئے اگر کوئی حدیث نہ بھی ہو تو قرآن کریم کے عمومی حکم کی روشنی میں ہمیں ہر طرح کے سونے وچاندی پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے خواہ اس کا تعلق استعمال سے ہو یا نہ ہو، تاکہ کل قیامت کے دن رسوائی، ذلت اور دردناک عذاب سے بچ سکیں۔ نیز استعمالی زیور پر زکوٰۃ کے واجب قرار دینے میں غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کا فائدہ ہے تاکہ دولت چند گھروں میں نہ سمٹے بلکہ ہم اپنے معاشرہ کو اس رقم سے بہتر بنانے میں مدد حاصل کریں۔

زکوٰۃ کتنی ادا کرنی ہے؟:

اوپر ذکر کئے گئے نصاب پر صرف ڈھائی فیصد (2.5٪) زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے۔ شریعت اسلامیہ نے دنیا کے موجودہ نظام کی طرح آمدنی پر ٹیکس نہیں لگایا یعنی اگر آپ کی لاکھوں روپئے کی آمدنی ہے لیکن وہ خرچ ہو جاتے ہیں تو کوئی زکوٰۃ واجب نہیں، بلکہ ضروریات زندگی سے بچنا، بچے ہوئے مال کا نصاب کو پہنچنا اور اس پر ایک سال کا گزرنا وجوب زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے۔

سامان تجارت میں کیا کیا داخل ہے؟:

مال تجارت میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو۔ لہذا جو لوگ Investment کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے یہ نیت ہوتی ہے کہ جب اچھے پیسے ملیں گے تو فروخت کر کے اس سے نفع کمائیں گے، تو اس پلاٹ کی مالیت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے لیکن پلاٹ اِس نیت سے خریدا کہ اگر موقع ہوا تو اس پر رہائش کے لئے مکان بنوالیں گے یا موقع ہو گا تو اسکو کرائے پر چڑھادیں گے یا کبھی موقع ہو گا تو اسے فروخت کر دیں گے یعنی کوئی واضح نیت نہیں ہے بلکہ ویسے

www.ahnafmedia.com

ہی خرید لیا ہے، تو اس صورت میں اس پلاٹ کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

کس دن کی مالیت معتبر ہو گی؟

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اُس دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا جس دن آپ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اپنے مال کا حساب لگا رہے ہیں۔ یعنی زیورات کی زکوٰۃ میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت پرانے سونے کے بیچنے کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔ یعنی آپ کے پاس جو زیورات موجود ہیں اگر ان کو مارکیٹ میں بیچیں تو وہ کتنے میں فروخت ہوں گے، اس قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔

ہر ہر روپے پر سال کا گزرنا ضروری نہیں:

ایک سال مال پر گزر جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر سال ہر ہر روپے پر مستقل سال گزرے۔ یعنی گزشتہ سال رمضان میں اگر آپ 5 لاکھ روپے کے مالک تھے، جس پر ایک سال بھی گزر گیا تھا۔ زکوٰۃ ادا کر دی گئی تھی۔ اِس سال رمضان تک جو رقم آتی جاتی رہی اُس کا کوئی اعتبار نہیں، بس اِس رمضان میں دیکھ لیں کہ آپ کے پاس اب کتنی رقم ضروریات سے بچ گئی ہے، اور اُس رقم پر زکوٰۃ ادا کر دیں۔ مثلاً اِس رمضان میں ۶ لاکھ روپے آپ کے پاس ضروریات سے بچ گئے ہیں تو ۶ لاکھ کا 2.5 فیصد زکوٰۃ ادا کر دیں۔ ہاں اگر کوئی قابل ذکر رقم روٹین کے علاوہ دستیاب ہوئی ہے تو اس کی زکوٰۃ اس کے سال مکمل ہونے پر ہی ادا کرنی ہو گی۔

زکوٰۃ اور رمضان:

زکوٰۃ کا رمضان میں ہی نکالنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر ہمیں صاحب نصاب بننے کی تاریخ معلوم ہے تو ایک سال گزرنے پر فوراً زکوٰۃ کی ادائیگی کر دینی چاہئے خواہ کوئی سا بھی مہینہ ہو۔ مگر لوگ اپنے صاحب نصاب بننے کی تاریخ سے عموماً ناواقف

www.ahnafmedia.com

ہوتے ہیں اور رمضان میں ایک نیکی کا اجر ستر گنا ملتا ہے تو اس لئے لوگ رمضان میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں اور پھر ہر سال رمضان میں ہی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ایک سال مکمل ہونے سے قبل بھی نکالی جاسکتی ہے اور اگر کسی وجہ سے کچھ تاخیر ہو جائے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، لیکن قصداً تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

مستحقین زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ کس کو ادا کریں؟

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں 8 مستحقین زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے:

1: فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال واسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔

2: مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

3: جو کارکن زکوٰۃ وصول کرنے پر متعین ہیں۔

4: جن کی دلجوئی کرنا منظور ہو۔

5: وہ غلام جس کی آزادی مطلوب ہو۔

6: قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو۔

7: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔

8: مسافر جو حالت سفر میں تنگدست ہو گیا ہو۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے:

1: اُس شخص کو جس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد بقدرِ نصاب مال موجود ہو۔

2: سیّد اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارثؓ بن عبد المطلب، حضرت جعفرؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہیں۔

www.ahnafmedia.com

3: اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

4: اپنے بیٹے، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

5: کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہے۔

نوٹ: بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق زکوٰۃ ہوں، انہیں زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ملتا ہے، ایک ثواب زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

زکوٰۃ سے متعلق چند متفرق مسائل:

اگر کسی شخص کے پاس سونے یا چاندی کے علاوہ نقدی یا بینک بیلینس بھی ہے تو ان پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی، البتہ دو بنیادی شرطیں ہیں:

1: نصاب کے مساوی یا زائد ہو۔ 2: ایک سال گزر گیا ہو۔

Diamond پر زکوٰۃ واجب نہ ہونے پر امت مسلمہ متفق ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ نے اس کو قیمتی پتھروں میں شمار کیا ہے۔ ہاں اگر یہ تجارت کی غرض کے لئے ہوں تو پھر نصاب کے برابر یا زیادہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زکوٰۃ جس کو دی جائے اُسے یہ بتانا کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے ضروری نہیں بلکہ کسی غریب کے بچوں کو عیدی یا کسی اور نام سے دے دینا بھی کافی ہے۔

دینی مدارس میں غریب طالب علموں کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

زکوٰۃ کی رقم کو مساجد، مدارس، ہسپتال، یتیم خانے اور مسافر خانے کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر عورت بھی صاحبِ نصاب ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، البتہ اگر شوہر خود ہی عورت کی طرف سے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اپنے مال سے کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

www.ahnafmedia.com

صلوٰۃ التسبیح

از..... متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

صلوۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے۔اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ہر رکعت میں پچہتر (75) بار یہ تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنی چاہئے۔طریقہ اس حدیث میں منقول ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ یَاعَبَّاسُ! یَاعَمَّاہ! اَلَاۤ اُعْطِیْكَ اَلَاۤ اَمْنَحُكَ اَلَاۤ اَحْبُوْكَ اَلَاۤ اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَاۤ اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَاللّٰہُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِیْمَهٗ وَ حَدِیْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِیْرَهٗ وَ كَبِیْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ عَشْرَخِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُخَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَاوَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَاعَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَاوَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَاعَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ فَتَقُوْلُهَاعَشْرًا فَذَالِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَهَافِیْ كُلِّ یَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔

(سنن ابی داؤد ج 1 ص 190 باب صلوۃ التسبیح)

www.ahnafmedia.com

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کرلیں تو اللہ تعالی آپ کے نئے پرانے بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا ظاہر سب گناہ معاف فرمادیں۔ وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں) ہر رکعت میں یہ کل پچھتر بار ہوگئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کرسکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح پندرہ بار پڑھے۔ پھر رکوع سے پہلے رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھے پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے۔ باقی ترتیب وہی ہے۔

(جامع ترمذی ج 1 ص 109 باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح)

www.ahnafmedia.com

خواتین کا اعتکاف

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

بعض لوگ دینی معاملات میں مرد وعورت کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور مرد وعورت کو مساجد، عید گاہوں اور اعتکاف میں اکٹھا کر دیا۔ انگریز نے دنیاوی لبادہ اوڑھ کر مرد وعورت میں تفریق کو ختم کیا اور غیر مقلدین نے دینی لبادہ اوڑھ کر مرد وعورت کے درمیان تفریق کو ختم کر دیا۔

حالانکہ مرد وعورت کے طریقہ عبادت میں فرق کا ہونا عقل و نقل دونوں کا تقاضا ہے۔

عبادات دو طرح کی ہیں:

نمبر 1: بدنیہ (جن کا تعلق انسان کے بدن کے ساتھ ہے)

نمبر 2: مالیہ (جن کا تعلق مال کے ساتھ ہے)

مرد وعورت کے چونکہ مال میں فرق نہیں یعنی نصاب زکوۃ، شرائط زکوۃ وغیرہ میں، اس لیے عبادات مالیہ میں بھی فرق نہیں ہے۔ اس کے برخلاف جب مرد وعورت کے جسم کی ساخت میں فرق ہے تو لامحالہ ان کی عبادات بدنیہ میں فرق ہو گا۔

چند مثالیں:

1: مرد رمضان کے پورے روزے رکھتا ہے جب کہ عورت مخصوص ایام میں روزے نہیں رکھتی۔

2: وجوب حج نصاب تو ایک ہے لیکن مرد اکیلا جاسکتا ہے جب کہ عورت کے لیے محرم کا ہونا بھی شرط ہے۔

3: احرام کے کپڑوں میں فرق ہے۔

www.ahnafmedia.com

4: مرد تلبیہ اونچی آواز سے کہتا ہے جب کہ عورت آہستہ آواز سے کہتی ہے۔

5: طواف کے دوران مرد رمل یعنی اکڑ کر چلتا ہے جب کہ عورت میانہ رفتار سے چلتی ہے۔

6: مرد احرام کی چادر بازو کے نیچے سے نکالتا ہے جب کہ عورت کے لیے اس طرح کرنا جائز نہیں۔

7: دوران سعی مرد کو دوڑنا چاہیے جب کہ عورت کو نہیں دوڑنا چاہیے۔

8: مرد کے لیے حلق [سر منڈانا] افضل ہے جب کہ عورت کے لیے حلق جائز نہیں ہے۔

9: مرد و عورت کی شرعی حدود میں فرق ہے۔

10: مرد عورت کے کفن و دفن میں فرق ہے۔

یہ فروق بدن کی ساخت اور پردے کی وجہ سے ہیں۔ اعتکاف بھی چونکہ بدنی عبادت ہے اس لیے اس میں بھی فرق ہونا چاہیے اور یہ فرق قرآن و حدیث اور عمل متوارث سے ثابت ہے۔ اس لیے فقہاء نے قرآن و سنت کی روشنی میں مسئلہ لکھا ہے کہ مرد کے لیے اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کرنا اور عورت کے لیے اپنے گھر کی مخصوص جگہ میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ (الہدایہ: ج1 ص209)

قرآن کریم: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ

(سورۃ البقرہ: 187)

ترجمہ: اور تم مسجدوں میں اعتکاف کیا کرو۔

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو بکر الجصاص م370ھ فرماتے ہیں:

وأما شرط اللبث فی المسجد فإنه للرجال خاصة دون النساء۔

(احکام القرآن للجصاص: ج1 ص333)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: مسجد میں ٹھہرنے کی شرط (اعتکاف کے لیے) صرف مردوں کے لیے نہ کہ عورتوں کے لیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی (کہ وہ بھی اعتکاف کریں گی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے بھی اجازت دلا دو، انہوں نے اجازت دلا دی۔ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (خدام کو خیمہ لگانے کا) حکم دے دیا۔ چنانچہ ان کا بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر اپنے خیمے کی طرف تشریف لے گئے تو بہت سارے خیموں کو دیکھ کر فرمانے لگے: یہ خیمے کیسے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن نے لگائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہوں نے اس سے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ اب میں اعتکاف نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر گزار چکے تو شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا۔

(صحیح البخاری: ج 1 ص 274 باب من أراد أن یعتکف ثم بدا لہ أن یخرج)

قارئین کرام! اس حدیث مبارک سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو مسجد میں اعتکاف نہیں کرنا چاہیے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے خیمے لگ جانے کے بعد اکھاڑنے کا حکم نہ دیتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

لیلۃ القدر... فضائل و مسائل

✍.....متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من قام لیلۃ القدر ایماناواحتساباغفر لہ ماتقدم من ذنبہ۔
(صحیح بخاری ج1 ص270 باب فضل لیلۃ القدر)

جس شخص نے ایمان کی حالت میں خلوص نیت سے لیلۃ القدر میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

لیکن اس فضیلت کے حصول کے لیے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے 2 شرطیں ذکر کی ہیں:

1: عبادت کرنے والا مومن ہو یعنی عقیدہ صحیح ہو، اگر عقیدہ ہی غلط ہو تو ایک لیلۃ القدر نہیں ہزار لیلۃ القدر بھی عبادت کرتا رہے تو وہ محروم ہی رہے گا۔ کیونکہ عقیدہ اصل اور بنیاد ہے۔ اگر بنیاد ہی درست نہ ہو تو عبادت والی عمارت کیسے کھڑی ہو گی یعنی عقائد اسلام کی بنیاد ہیں اگر ایک عقیدہ بھی غلط ہو گیا تو گمراہی مقدر بنے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس رات کی برکت حاصل کرنے کے لیے عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کو اپنائیں اور لوگوں میں بھی ان عقائد کی محنت کریں۔

2: عبادت کرنے والے کی نیت درست ہو، اگر نیت میں ریا، دکھلاوا آگیا تو رات بھر جاگنا اور عبادت کرنا کسی کام کا نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اور اس طرح کی احادیث میں جو عبادت پر گناہوں کی معافی کا تذکرہ ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں باقی کبیرہ گناہ کی معافی کے لیے توبہ اور حقوق العباد والے گناہوں کی معافی کے لیے ان حقوق کی ادائیگی یا پھر صاحب حق سے

www.ahnafmedia.com

معافی ضروری ہے صرف عبادت سے وہ کبھی معاف نہ ہوں گے۔

لیلۃ القدر کون سی رات ہے؟

عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تحروا لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ: لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔یعنی،21 ،23،25 ،27،29کی راتوں میں تلاش کرو۔اسی طرح کی ایک حدیث مسند احمد (ج16 ص399رقم22612)میں بھی ہے جس میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا کہ وہ کون سی رات ہے؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

لیلۃ القدر کی مخصوص دعا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے یوں دعا مانگنا:اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنی۔ (سنن ابن ماجہ ص274باب الدعاء بالعفو والعافیۃ)

ترجمہ: اے پروردگار آپ بہت معاف فرمانے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند بھی فرماتے ہیں مولائے کریم مجھے معاف فرمادیں۔

لیلۃ القدر میں فضول کاموں سے بچیں:

اتنی بابرکت رات میں بھی امت کے بہت سارے افراد اعتدال کا دامن چھوڑ کر افراط و تفریط کرکے عتاب کے مستحق بنتے ہیں:مساجد پر چراغاں کرنا، اہتمام کے ساتھ اعلانات کرکے مساجد میں باجماعت صلوٰۃ التسبیح ادا کرنا۔

دعا ہے کہ اللہ ہمیں اس رات اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اس کو ذریعہ بخشش بنائے۔

www.ahnafmedia.com

سجدہ تلاوت کے مسائل

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

قرآن منبع ہدایت ہے، جب اس کی تلاوت تمام آداب، شرائط اور اس کے حقوق ادا کر کے نہایت غور و خوض سے کی جائے تو اللہ تعالی ہدایت عطا فرماتے ہیں اور علم و حکمت کے دریا بہا دیتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے احکام میں سے ایک حکم سجدہ تلاوت بھی ہے کہ بعض متعین آیات کریمہ کی تلاوت کرنے اور سننے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ:

مسئلہ 1: سجدہ تلاوت کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھالے۔ بس سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

مسئلہ 2: بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے پہلے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں اور تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں، ورنہ بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کے سجدہ میں جائیں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیں اور اللہ اکبر کہہ کے بیٹھ جائیں، آپ کا سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

سجدہ تلاوت کے متفرق مسائل:

مسئلہ 1: سجدہ کی آیت پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے سننے والا قرآن شریف کے سننے کی غرض سے بیٹھا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو اور بغیر ارادہ کے آیتِ سجدہ سن لی ہو، اس لیے بہتر یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا سجدہ

www.ahnafmedia.com

کی آیت کو آہستہ پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

مسئلہ 2: اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی مگر نماز ہی میں سجدہ تلاوت ادا نہ کیا تو نماز کے بعد سجدہ کرنے سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا اور وہ شخص گناہ گار ہو گا اب سوائے توبہ استغفار کے اور کوئی صورت نہیں۔

مسئلہ 3: امام صاحب سجدہ کی آیت بھول گئے اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا اور امام نے وہ آیت پڑھ کر سجدہ تلاوت کیا تو بس یہ ایک سجدہ ہی کافی ہے الگ الگ دو سجدے کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ 4: نماز میں اگر کوئی شخص آیت سجدہ پڑھے تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ کے سجدہ تلاوت کیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے اگر تین چھوٹی آیات سے کم تلاوت کر کے ہی سجدہ تلاوت کر لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ 5: تراویح میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھا جائے کیونکہ خیر القرون میں سلف وصالحین سے اعلان کرنا ثابت نہیں۔ ہاں اگر مقتدیوں کی نماز میں تشویش پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اعلان کر دینا بہتر ہے۔

مسئلہ 6: جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے اس رکعت میں سجدہ کرنا بھول گیا ہے تو دوسری یا تیسری رکعت میں جب بھی یاد آجائے فوراً سجدہ کر لے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کر لے۔

مسئلہ 7: بغیر وضو کے سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ 8: اگر ایک آیتِ سجدہ تلاوت کی ہے یا سنی ہے تو صرف ایک سجدہ ادا کیا جائے۔ ایک سے زائد نہیں۔

www.ahnafmedia.com

مسئلہ 9: اگر کئی آیات سجدہ تلاوت کی ہیں یا سنی ہیں تو جتنی تعداد آیات سجدہ کی ہے اتنے ہی سجدے ادا کیے جائیں۔ مثلاً اگر 5 آیات سجدہ تلاوت کی ہیں یا سنی ہیں تو صرف 5 سجدے ہی ادا کیے جائیں۔

مسئلہ 10: فوراً اسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں لیکن مستحب یہ ہے کہ وضو ہو تو اس وقت سجدہ کر لے شاید بعد میں یاد نہ رہے۔

مسئلہ 11: جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں وہ سجدہ تلاوت کے لیے بھی شرط ہیں، مثلاً وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف رخ کرنا، وغیرہ

مسئلہ 12: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں کسی سے آیت سجدہ سن لی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوا اور اگر ایسی حالت میں آیت سجدہ سنی کہ مدت حیض یا مدت نفاس پوری ہو چکی تھی لیکن ابھی غسل نہیں کیا تھا تو اب سجدہ تلاوت اس پر واجب ہو چکا ہے غسل کے بعد ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 13: نماز پڑھنے کے دوران کسی اور شخص سے سجدہ کی آیت سنی تو نماز میں سجدہ نہ کیا جائے بلکہ نماز مکمل کر لینے کے بعد سجدہ ادا کریں۔ اگر نماز ہی میں سجدہ تلاوت ادا کیا تو وہ سجدہ ادا نہیں ہو گا دوبارہ کرنا پڑے گا اور گناہ بھی ہو گا۔

مسئلہ 14: سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا، پھر اسی جگہ نماز کی نیت کی وہی آیت نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ تلاوت کافی ہے، دونوں سجدے ادا ہو جائیں گے البتہ اگر جگہ بدل گئی ہو تو دوسرا سجدہ کرنا واجب ہو گا۔

مسئلہ 15: اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سننے کے بعد اس کی اقتداء کرے تو اس کو امام کے ساتھ سجدہ کرنا چاہیے اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: جس رکعت میں امام نے آیت سجدہ تلاوت کی ہو، وہی رکعت اس کو اگر مل جائے تو اس کو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں اس رکعت کے مل جانے

www.ahnafmedia.com

سے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ سجدہ مل گیا۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ وہ رکعت نہ ملے تو نماز پوری کرنے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 16: امام صاحب سجدہ کی آیت بھول گئے اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا ہے اور امام وہ آیت پڑھ کر سجدہ تلاوت کیا تو یہ سجدہ کافی ہے تو اس صورت میں دو سجدے واجب نہیں ہیں۔

مسئلہ 17: اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یا دو تین آیات پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں نیت سجدہ تلاوت کر لی تو سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا اور مقتدیوں کی بھی نیت کرنے کی ضرورت ہے بغیر نیت کے ان کے ذمہ سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا اور تین آیات سے زیادہ تلاوت کر لی تو اب رکوع میں نیت کرنے سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا۔

مسئلہ 18: اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدہ تلاوت باقی رہ گئے اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں رہا تو اب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدہ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرنے سے ادا ہو جائے گا، اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ و استغفار لازم ہے

مسئلہ 19: آیت سجدہ کا ایک جز بھی تلاوت کر لیا تو سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اگرچہ پوری آیت تلاوت نہ کی ہو۔

مسئلہ 20: اگر مکروہ اوقات میں یعنی طلوع آفتاب غروب شمس اور زوال کے وقت آیت سجدہ تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان وقتوں علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتوں میں کرنا ٹھیک نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔

www.ahnafmedia.com

سجدہ تلاوت کی تعداد:

نمبر شمار	پارہ نمبر	سورۃ کا نام	آیت نمبر
1	9	اعراف	206
2	13	رعد	15
3	14	نحل	50
4	15	بنی اسرائیل	109
5	16	مریم	58
6	17	حج	18
7	19	فرقان	60
8	19	نمل	26
9	21	سجدہ	15
10	23	ص	24
11	24	حم سجدہ	38
12	27	نجم	62
13	30	انشقاق	21
14	30	علق	19

نوٹ: احناف کے ہاں سورۃ حج میں پہلا سجدہ تلاوت کا ہے دوسرا نہیں، جبکہ شوافع کے ہاں سورۃ حج میں دو سجدے ہیں اور سورۃ ص والا سجدہ شکر ہے سجدہ تلاوت نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے تمام حقوق ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

قضائے عمری کا مسئلہ

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

قرآن کریم کے پانچویں پارے میں سورۃ نساء کی آیت نمبر 103 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر نماز کو مقررہ اوقات میں فرض کیا ہے۔ اس لیے اپنے وقت پر نماز کو ادا کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کبھی کبھار کسی عذر، بیماری یا کسی مجبوری کی وجہ سے نماز وقت میں ادا نہ کر سکیں تو شریعت نے اس عبادت کی اہمیت کے پیش نظر اسے بعد میں ادا کرنے کا سختی سے حکم دیا ہے۔

آج کل تساہل پسندی کا زمانہ ہے، اول تو بہت سے مسلمان نماز ادا ہی نہیں کرتے، اگر کبھی پڑھ بھی لیں تو شرائط و آداب کا بالکل خیال نہیں کرتے اور خشوع خضوع سے خالی نماز محض اٹھک بیٹھک کا نمونہ پیش کرتی ہے اور بس۔

چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمان اہم العبادات (نماز) کے چھوٹ جانے پر نادم ہوتے، توبہ تائب ہوتے، اور شریعت کے حکم کے مطابق اپنی قضاء شدہ نمازوں کو جلد ادا کرتے۔ افسوس صد افسوس کہ بعض دین کے ٹھیکے داروں نے اپنی کم علمی اور کوتاہ فہمی سے اس معاملے کو بھی اپنی اوٹ پٹانگ خواہشات کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ افراط تفریط کا شکار ہو کر رہ گئے۔

ایک گروہ نے یہ نظریہ بنالیا کہ قضاء شدہ نمازوں کو ادا کرنے کی ضرورت نہیں محض توبہ ہی سے کام چلا لیا جائے۔ جبکہ دوسری طرف بعض اہل بدعت نے اس عبادت کا حلیہ بگاڑتے ہوئے یہ حل نکالا کہ ساری زندگی کی نمازیں ادا کرنا بہت دشوار ہے اس لیے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے ایک نئی نماز

www.ahnafmedia.com

ایجاد کی اور یہ کہا کہ صرف چار رکعتوں کو مخصوص طریقے سے ادا کر لینے سے ساری عمر کی نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

اس طبقہ فکر کے افراد رمضان المبارک میں اس مخصوص نماز کے جھوٹے میسجز پھیلاتے ہیں، جس کی وجہ سے امت کا ایک بہت بڑا طبقہ ان کے فریب کا شکار ہو جاتا ہے، عام سادہ لوح مسلمان بھی اسے صحیح سمجھ کر اپنی زندگی بھر کی نمازیں ادا نہیں کرتے اور اس نماز کو پڑھ لینے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں قضاء شدہ نمازوں کو ادا کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہی۔

جبکہ اہل السنت والجماعت کا نظریہ بالکل الگ ہے وہ یہ ہے کہ قضاء شدہ نمازیں نہ تو محض توبہ سے ذمہ سے ساقط ہوتی ہیں اور نہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو چار رکعات کی مخصوص نماز کو ادا کر لینے سے ساری نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ بلکہ قضاء شدہ نمازوں کو ادا کرنا ضروری ہے۔ چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

احادیث مبارکہ:

1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ من نسی صلاۃ فلیصل اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذالك.

(صحیح بخاری ج1 ص84 باب من نسی صلاۃ)

ترجمہ: جو شخص نماز کو (اپنے وقت پر پڑھنا) بھول جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی اس کو یاد آئے (کہ اس نے فلاں نماز نہیں پڑھی) تو اسے چاہیے کہ وہ نماز پڑھے اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

2: جبکہ صحیح مسلم میں کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یہ حدیث موجود ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔ (صحیح مسلم: ج1 ص27)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آجائے تو نماز پڑھ لے۔

3: امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں ایک روایت لائے ہیں: سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یرقد عن الصلوٰۃ او یغفل عنہا قال: کفارتہا ان یصلیہا اذا ذکرہا۔ (سنن نسائی ج1 ص100 باب فی من نام عن صلوٰۃ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز کے وقت میں سو جائے یا غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب بھی اسے اپنی قضاء شدہ نماز یاد آئے تو وہ اسے پڑھ لے۔

اقوالِ صحابہ:

1: امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب موطا امام مالک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرماتے ہیں:

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْأُخْرَى۔ (موطا امام مالک:۱۵۵)

ترجمہ: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھتے وقت اس کو اپنی چھوڑی ہوئی قضاء نماز یاد آجائے تو جب امام سلام پھیرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے وہ بھولی ہوئی قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔

www.ahnafmedia.com

2: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں حضرت ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کی ایک روایت نقل کی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

(جامع ترمذی ص 43)

حضرت ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق والے دن مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں پڑھنے سے روک دیا تھا یہاں تک رات کا کچھ حصہ گذر گیا، جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی اور پھر اقامت کہی، پس ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔

اقوال فقہاء:

1: امام بخاری حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

وقال ابراهيم من ترك صلاة واحدة عشرين سنة لم يعد الا تلك الصلوٰة الواحدة۔ (صحیح بخاری ج 1 ص 84)

جس شخص نے ایک نماز چھوڑ دی تو (اگرچہ) بیس سال بھی گزر جائیں تو وہ شخص اسی اپنی قضاء شدہ نماز کو ادا کرے۔

2: امام ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

www.ahnafmedia.com

فالاصل فیه ان کل صلوٰۃ فاتت عن الوقت بعد ثبوت وجوبها فیه فانه یلزم قضاؤها۔ سواء ترکها عمدا او سهوا او بسبب نوم وسواء کانت الفوائت قلیلة او کثیرة۔ (بحر الرائق ج2 ص141)

ترجمہ: اصول یہ ہے کہ ہر وہ نماز جو کسی وقت میں واجب ہونے کے بعد رہ گئی ہو، اس کی قضاء لازم ہے خواہ انسان نے وہ نماز جان بوجھ کر چھوڑی ہو یا بھول کر، یا نیند کی وجہ سے نماز رہ گئی ہو۔ چھوٹ جانے والی نمازیں زیادہ ہوں یا کم ہوں۔ (بہر حال قضا لازم ہے۔)

3: مشہور شارحِ مسلم علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فِيهِ وُجُوب قَضَاء الْفَرِيضَة الْفَائِتَة سَوَاء تَرَكَهَا بِعُذْرٍ كَنَوْمٍ وَنِسْيَان أَوْ بِغَيْرِ عُذْر۔

(شرح مسلم للنووی: ج1 ص231)

ترجمہ: جس شخص کی نماز فوت ہو جائے اس کی قضاء اس پر ضروری ہے خواہ وہ نماز کسی عذر کی وجہ سے رہ گئی ہو جیسے نیند، اور بھول یا بغیر عذر کے چھوٹ گئی ہو۔

4: امام جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وهذا الذی ورد به الأثر من إيجاب قضاء الصلاة المنسية عند الذكر لا خلاف بين الفقهاء فيه، وقد روی عن بعض السلف فيه قول شاذ ليس العمل عليه۔ (احکام القرآن ج3 ص288)

ترجمہ: یہ جو اثر بھولے سے نماز قضاء کے ادا کرنے پر ہے یاد آنے پر اس کی قضاء میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور جو بعض سلف سے قول مروی ہے وہ شاذ ہے اس پر عمل نہیں۔

5: صاحبِ رحمۃ الامۃ فرماتے ہیں: واتفقوا علی وجوب قضاء الفوائت۔

(رحمۃ الامامۃ: 146)

ترجمہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا ضروری ہے۔

www.ahnafmedia.com

نوٹ: احناف کی طرح دیگر ائمہ کرام کے مقلدین کا بھی قرآن و سنت کی روشنی میں یہی موقف ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں:

6: امام مالک رحمہ اللہ کے مقلدین کا مذہب.....المدونۃ الکبریٰ ج1 ص215

7: امام شافعی رحمہ اللہ کے مقلدین کا مذہب.....فتح الجواد ج1 ص223

8: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلدین کا مذہب...الانصاف ج1 ص442

جلیل القدر محدث کا دوٹوک فیصلہ:

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حدیث" من قضی صلاۃ من الفرائض فی آخر جمعۃ من شھر رمضان کان ذالك جابرا لکل صلاۃ فائتۃ فی عمرہ الی سبعین سنۃ باطل قطعا لانہ مناقض للاجماع علی ان شیئا من العبادات لا یقوم مقام فائتۃ سنوات۔

(الموضوعات الکبریٰ ص356)

ترجمہ: یہ روایت کہ جو شخص رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز قضاء پڑھ لے تو ستر سال تک اس کی عمر میں جتنی نمازیں چھوٹی ہوں گی ان سب کی ادائیگی ہو جائے گی یہ روایت قطعی طور پر باطل ہے اس لیے کہ یہ حدیث اجماع کے خلاف ہے۔ جبکہ اجماع اس پر ہے کہ کوئی بھی عبادت سالہا سال کی چھوٹی ہوئی نمازوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

نوٹ:

فقہاء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ قضاء شدہ نمازوں میں سے صرف فرض نمازوں اور وتروں کو ادا کیا جائے سنتوں اور نوافل کی قضاء نہیں کی جائے گی۔

www.ahnafmedia.com

”قبلہ مفتی صاحب“

مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

پہلے تو خبر کو جھوٹا سمجھ کر یکسر نظر انداز کر دیا۔ بھلا ایک مفتی صاحب اتنی سطحی اور بے کار بات کیسے کہہ سکتے ہیں؟ ایک عام مسلمان بھی فحاشی، بد نظری اور غیر محرم خواتین تانکنے کو گناہ کبیرہ سمجھتا ہے تو دین کا علم رکھنے والا مفتی غیر محرم خوبرو خواتین تانکنے تو کجا تاڑنے کا جواز حدیث پاک سے کیسے ثابت کر سکتا ہے؟ لیکن حیرت واستعجاب کی اس وقت انتہاء نہ رہی جب یہی بات عین الیقین کی حد تک خود دیکھی اور اپنے کانوں سے سنی۔ ایک مفتی صاحب جن کا مختصر تعارف کچھ یوں ہے:

نام عبدالقوی ہے، آپ 26 جولائی 1957ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ملتان، فیصل آباد اور ایم فل کی ڈگری جامشورو یونیورسٹی سے حاصل کی، آج کل آپ پاکستان تحریک انصاف کے علماء ونگ کے مرکزی سربراہ، مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ممبر، پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ حکومت پاکستان کے ممبر، متحدہ شریعت کونسل پاکستان کے چیئرمین اور متحدہ قومی موومنٹ کی علماء کمیٹی کے مرکزی نائب صدر ہیں۔ موصوف نے نجی ٹیلی وی چینل کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا: ”میں جب بھی سفر کرتا ہوں تو سب سے پہلے میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے سب سے زیادہ خوب صورت کون ہے؟ اور آپ کو ایک حدیث مبارک سناؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس کو دیکھو کہ اس کا چہرہ خوبصورت ہے تو اس کو یہ کہو کہ تو میرے لیے دعا کر۔ کیوں؟ کہ اللہ نے تجھے یہ نعمت دی ہے جب اللہ کی اس قدر نعمت تیرے اندر موجود ہے تو یقیناً اللہ تیری دعا بھی قبول کریں گے کیونکہ ان اللہ جمیل یہ بھی حدیث مبارک ہے فرمایا کہ اللہ خوبصورت بھی ہے اور خوبصورتی کو پسند بھی کرتا ہے۔۔ میں

www.ahnafmedia.com

جس ائیر پورٹ پر بھی جاتا ہوں ناں وہاں میں دیکھتا ہوں کہ کون سی محترمہ ایسی ہے جو خوبصورت ہے تاکہ میں اس لائن میں جا کر لگوں پھر اس کے بعد جب میں جہاز میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کون سی ائیر ہوسٹس ایسی ہے جو سب سے زیادہ خوب صورت ہے ۔۔ میں جب وہاں گیا تو ایک خوبصورت محترمہ کھڑی تھیں جو پی آئی اے میں تھیں۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ کا خوب صورت چہرہ دیکھ کر میرا دل کہتا ہے کہ آپ میرا "کام" کر دیں گی۔"

اف خدایا! یہ کیا غضب ڈھا دیا مفتی صاحب نے۔ بے پردہ خوبرو خواتین کو پبلک مقامات پر پہلے بازاری اور لفنگے لوگ تاڑتے تھے اب ان کے ساتھ مفتی صاحب بھی؟ ستم بالائے ستم یہ کہ اس جرم کا جواز بلکہ ترغیب حدیث مبارک سے پیش فرما رہے ہیں ؟ میں اپنے قلم کو بار بار روک کو خود کو چٹکی کاٹ لیتا ہوں اور سر جھٹک دیتا ہوں کہ کہیں میں عالم خواب میں تو نہیں ؟ لیکن نہیں میں عالم مشاہدہ میں ہوں۔ واقعی قبلہ مفتی صاحب نے ہی یہی بات کہی ہیں۔ میرے تو اس تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کہیں کل کو کوئی گھٹیا انسان یہ جسارت نہ کر لے کہ وہ مفتی صاحب سے دعائیں لینے کے بجائے مفتی صاحب کے قابل احترام اہل خانہ میں سے آپ کی اہلیہ محترمہ، ہمشیرہ یا بیٹی کا چہرہ دیکھ کر دعائیں لینے کی ضد نہ کر لے۔ حاشا وکلا کوئی بدبخت ایسی جسارت کرے لیکن جیسی آزاد خیالی اور آزادی اظہار کی تعلیم مفتی صاحب قوم کو دے رہے ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ شریعت اسلامی میں غیر محرم کو دیکھنا گناہ ہے مرد کے لیے غیر محرم خواتین اور خواتین کے لیے غیر محرم مردوں کو دیکھنا حرام ہے۔ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات میں اس کی صراحت موجود ہے جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس پر ایمان لانا اور اپنی زندگی میں اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خدائے لم یزل کے لیے

www.ahnafmedia.com

خوبصورتی کے پسند کرنے کی انوکھی، انہونی اور یکسر غلط تشریح کرنا کسی عام سادہ لوح مسلمان کے بس کی بات نہیں اس کے لیے قبلہ مفتی صاحب جیسا فہیم وذکی آدمی درکار ہوتا ہے چنانچہ یہ کارنامہ بھی دین اکبری کے فیضی کی طرح مفتی صاحب موصوف نے انجام دیا ہے۔ حدیث مبارک میں خوبصورت لوگوں سے دعا کرانے کو اگر تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قطعاً وہ نہیں جس کا درس مفتی صاحب عوام کو دے رہے ہیں بلکہ اس سے مراد امت کے وہ برگزیدہ اللہ کے محبوب بندے اولیاء اللہ ہیں جن کے چہروں پر خوف خدا اور خشیت الٰہی کے انوار چمک رہے ہیں۔ آپ سوچیے! جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معاشرے سے بے حیائی، فحاشی و عریانی مٹانے اور شیطانی جالوں سے امت کو محفوظ کرنے کے لیے مبعوث ہوا ہو، اس کی تعلیمات اس بے ہودہ سوچ وفکر کی کیسے اجازت دے سکتی ہیں؟ اس کی تعلیمات میں تو ایسے مواقع پر نظروں کو شرم وحیا کی وجہ سے پست کرنے کا حکم ہے۔ اور اس پر خدائی اجر کا مستحق قرار دیتا ہے۔ کل تک جو لوگ ان مادی آلودگیوں میں ملوث تھے کم از کم ان کے دل میں اس کے گناہ ہونے کا احساس زندہ تھا، وہ خود کو اللہ کے حرام کردہ امر کو مرتکب سمجھتے تھے، لیکن ان کا یہ مسئلہ بھی مفتی صاحب نے حل کر دیا۔ اب وہ لوگ خواتین تاڑیں گے بھی اور جب ان کو اس سے منع کیا جائے گا تو وہ اپنی نفس کی خباثت چھپانے کے لیے مفتی صاحب کی تشریح کا لبادہ اوڑھیں گے۔ اس سے پہلے بھی انہوں نے اپنے انٹرویوز میں بے سروپا باتیں اچھالی ہیں۔ مثلاً کبھی مشروط نکاح کا غیر اسلامی فتویٰ داغا، کبھی شرم وحیا سے بالکلیہ عاری ہوتے ہوئے حلالہ کے لیے اپنی خدمات پیش کرنا، وغیرہ۔ میں تمام عفت مآب بہنوں، اپنے قابل احترام بھائیوں اور خصوصاً پی آئی اے کے عملے سے دست بستہ گزارش کروں گا کہ وہ مفتی صاحب جیسے عناصر پر کڑی نگاہ رکھیں، ان کی باتیں سن کر ہمیں ان کے ارادے نیک معلوم نہیں ہو رہے۔

www.ahnafmedia.com